مثلاً اگر مولی کسی آدمی کو موافق نہیں آتی تو ہم دیکھینگے کہ وہ کیا تکلیف دیتی ہے۔ اگر تو اس سے کسی کو کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اسکے پھیپھڑہ کی ساخت مخاطی مادہ ہے۔ اور اگر بدہضمی پیدا کرے تو ہمیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ اسکا معدہ کسی پرانی مرض میں مبتلا ہے۔ اسی طرح تیل والی اشیاء اگر کھانسی پیدا کریں تو پھیپھڑہ کو ماؤف سمجھو۔ اور اگر اس سے نفخ اور بدہضمی پیدا ہو تو معدہ کو مریض سمجھو۔ پس ایسے اشخاص کا علاج طب قدیم کی طرح ہم یہ نہیں کرینگے کہ اس سے وہ چیزیں ترک کرادیں اور ہمیشہ کے واسطے اسے ہدایت کردیں کہ فلاں فلاں چیز کا استعمال نہ کیا کرو۔ بلکہ طب جدید اسکا نہایت مفید علاج بتلاتی ہے۔ کہ جس عضو کی کمزوری یا افعالی بے اعتدالی سے وہ چیز ناموافق ہے۔ اس خاص کمزور عضو کو تقویت دی جائے جس کے واسطے مختلف قسم کی ادویات اور مختلف قسم کی دیگر تجاویز و عملیات علم علاج کی کتاب میں درج ہونگی۔ مگر اس جگہ بھی ایک تجویز لکھی جاتی ہے جو کہ علم حفظ صحت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور وہ تجویز طب قدیم کی تجویز سے بالکل مخالف اور برعکس۔ چنانچہ طب قدیم فرماتی ہے کہ جو چیز کسی شخص کو مضر ہو۔ اس سے ہمیشہ پرہیز کیا کرے تاکہ بیمار نہ ہو۔ مگر طب جدید کا یہ حکم ہے کہ حافظ صحت کو لازم ہے کہ جو جو چیزیں اسکو ناموافق اور مضر پڑتی ہیں۔ ان کے استعمال کی عادت پیدا کرے۔ اور وہ اس طرح کہ پہلے تھوڑے تھوڑے وزن میں انکا استعمال روزانہ شروع کرے پھر آہستہ آہستہ انکا استعمال زیادہ وزن میں بھی کردے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ اشیاء اس کو موافق آنے لگ جائینگی۔ اور وہ خاص عضو جس پر پہلے بداثر ہوا کرتا تھا۔ اب نہ ہوگا۔ کیونکہ عادت بھی ایک نہایت انقلاب پیدا کردینے والی چیز ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ انسانی طبیعت میں قدرت نے ایسی طاقت رکھدی ہوئی ہے کہ وہ ہر ایک اس چیز کا مقابلہ کرتی ہے۔ جو اس کے مخالف ہو سو جب ہم کسی مخالف چیز کا استعمال کرینگے۔ تو طبیعت اس کے مقابلہ کے لئے اس کو طاقت دینا شروع کریگی۔ بشرطیکہ وہ موثرہ چیز طبیعت کی طاقت سے زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ وہ مخالف چیز زیادہ قوی ہوگی تو طبیعت، مدبرہ اس کے مقابلہ کیلئے

بے قرار ہو کر کوئی ایسا فعل کریگی جس سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مخالف چیز کو بالکل تھوڑے وزن میں استعمال کیا جائے۔ تاکہ طبیعت اسکا مقابلہ کر کے اسپر غالب آجائے۔ چند یوم ایسا کرنے سے نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کمزور عضو جس کے نقص کی وجہ سے وہ چیز ناموافق آیا کرتی تھی۔ طاقتور ہو جائیگا۔ کیونکہ طبیعت مدبرہ بدن اس کی تقویت کے لئے روزانہ کوشش کر رہی ہوگی۔

میں جانتا ہوں کہ حفظ صحت کا یہ اصول چونکہ قدیم طبوں کے خلاف ہے۔ اس واسطے اسکو ہمارے اطبا خلاف عقل و نقل سمجھکر اسکو غلط اور بیہودہ بلکہ مضر اور نقصان دہ خیال کرینگے۔ مگر میں نہایت دعوے کے ساتھ اس اصول کو تمام اطبار کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ اسکو آزمائیں انشاء اللہ صحیح پائینگے۔ میں نے اس اصول کو بار بار آزمایا ہے۔ اور ہر مرتبہ تجربہ میں صحیح پایا ہے۔ اگرچہ تجربہ اور مشاہدہ کے سامنے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن میں یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ اسپر علمی سوالات کرنے والوں کو نہایت مدلل جواب بھی دیئے جائینگے۔ مجھے یہ بھی منظور ہے کہ بعض ایسے مریض میرے پیش کئے جائیں جنکو کوئی چیز سخت ناموافق آتی ہو۔ اور انہیں بیمار کر دیتی ہو۔ پھر اگر میں وہی چیز اس کے موافق بنا دوں تو اپنے دعوے میں سچا ہوں ورنہ نہیں۔ بے شک ایسے مریض اپنے تمام حالات کسی اخبار میں شائع کراتے رہیں تاکہ تمام لوگوں کو علم ہوتا رہے۔

غرضکہ یہ اصول حفظ صحت کے لئے نہایت کار آمد اور صحیح اصول ہے کہ ہر ایک وہ چیز جو کسی کو بظاہر مضر معلوم ہو۔ اس کی آہستہ آہستہ عادت پیدا کرے تاکہ پھر بیمار نہ ہو۔ اور اس کی صحت قائم رہے۔ مثلاً اگر سرد ہوا ناموافق ہے جس سے زکام ہو جایا کرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ہر روز صبح کے وقت ننگے مُنہ اور ننگے سر چلا جائے اور کچھ عرصہ خوب سردی کھائے اور رات کو بھی لحاف میں منہ ڈال کر نہ سوئے بلکہ منہ ننگا رکھے تاکہ طبیعت مدبرہ بدن اس عضو کو طاقت دیکر اس لائق کر دے کہ پھر زکام نہ ہو۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو ہمیشہ کھانسی تنگ کرتی ہے یعنی بعض اشیاء کے کھا لینے سے جھٹ شروع ہو جاتی ہے۔ تو اسکو چاہیئے کہ خاص

اس چیز کا استعمال آہستہ آہستہ شروع کر کے اس کی عادت کرے پھر اس سے کھانسی پیدا نہ ہوگی۔ مثلاً جو لوگ تیل والی چیزوں سے فوراً کھانسی کی شکایت کرنے لگتے ہیں وہ بجائے تیل والی اشیاء سے ہمیشہ کے لئے پرہیز کرنے کے آہستہ آہستہ انکا استعمال شروع کر دیں۔ تاکہ انکے خلاف بدن میں ایک طاقت پیدا ہو جائے۔ جس سے پھر وہ چیزیں ناموافق اور مضر اثرات پیدا نہ کریں چنانچہ عام طور پر جن لوگوں کو نزلہ و زکام ہو کر کھانسی شروع ہو جایا کرتی ہے۔ یا کہ دائمی زکام کی وجہ سے ہمیشہ ناک بند اور سانس کی آمد و رفت صحیح اور آسان طور پر نہیں ہوا کرتی۔ ایسے دائم المریضوں پر میں نے ایک چٹکلہ کو نہایت مجرب پایا ہے وہ یہ کہ انکو سرسوں کے تیل کی نسوار دی جائے۔ پہلے تھوڑی سی پھر زیادہ اور ہر روز نسوار دی جائے جس سے اول اول تو اسکو کسیقدر تکلیف محسوس ہوگی چھینکیں آئینگی۔ دو چار منٹ کے لئے نزلہ و زکام والی حالت معلوم ہوگی۔ لیکن اس کی عادت ہو جانے سے پھر بجائے تکلیف کے راحت معلوم ہوگی۔ نزلہ و زکام جو آئے دن ہو جایا کرتا تھا نزدیک تک نہ آئیگا۔ ناک بالکل صاف قوت شامہ نہایت اعلےٰ جسکو کبھی خوشبو اور بدبو محسوس نہ ہوا کرتی تھی۔ اسکا دماغ نہایت تیز اور ذکی الحس ہو جائیگا۔

ناظرین رسالہ کی خدمت میں عموماً اور ممبران انجمن خادم الحکمت کی خدمت میں خصوصاً یہ عرض ہے کہ آپ صاحبان اس تجویز کے مطابق اپنے زیر علاج مریضوں کا علاج کریں اور پھر اس عمل کے فوائد اور تجربہ کا اظہار بذریعہ رسالہ ہذا کرا دیں تمام ایسے لوگ جو زکام شقیقہ۔ عصابہ۔ یا کسی اور قسم کی دردسر میں آئے دن مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔ اور عموماً دانتوں۔ کانوں اور ناک وغیرہ میں بعض قسم کی تکلیفات محسوس کرتے رہتے ہیں۔ وہ اس چٹکلہ کو ضرور آزمائیں۔ اور پھر نہ اس ایک چٹکلہ کو بلکہ اسی اصول کے مطابق دیگر ناموافق آنے والی چیزوں کے استعمال کی عادت پیدا کریں اور پھر جب موافق آجائیں اور کسی قسم کی تکلیف نہ دیں۔ تو مفصل اظہار کریں کہ اس عادت سے انکی صحت میں کسقدر ترقی پیدا ہوئی ہے۔ تاکہ کمزور اشخاص

اور وہمی انسانوں کو بھی) اس مفید تجویز پر عملدرآمد کر کے فائدہ اُٹھانے کا موقعہ ملے۔

(۵) پانچویں شرط حفظ صحت میں شکل ہے۔ یعنی ہر ایک چیز ستہ ضروریہ میں سے کسی خاص شکل وصورت پر صحت میں کچھ اثر کرتی ہے۔ لیکن کسی دوسری شکل میں وہ چیز کچھ اور اثر کرتی ہے۔ سو طالب صحت کو چاہیئے کہ ہر ایک چیز جس شکل وصورت میں اسے پسند ہو اسی طرح اسے استعمال کرے اور جو شکل پسند نہ ہو اس سے اجتناب رکھے۔ کیونکہ قدرت نے شکل وصورت کی امتیاز ہر ایک شخص کو اپنے فضل ورحم کے ساتھ خود بخود عنایت فرمادی ہوئی ہے۔ مثلاً لباس کے متعلق شکل کے دو اقسام ہیں۔ اول رنگت اس میں بھی قدرت نے اپنی اپنی طبیعت کے مطابق ہر ایک شخص کو بعض بعض رنگوں کے ساتھ مناسبت بخشی ہوئی ہے مثلاً فطری طور پر کوئی شخص سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے کوئی سیاہ رنگ کا خواہاں ہے کوئی سفید کو ترجیح دیتا ہے۔ پس جو رنگ فطرتاً اسکو پسند ہو اسی کا استعمال رکھے جس سے اس کے دل میں خوشی طبیعت میں فرحت ہوگی۔ اور صحت پر نیک اثر پڑیگا دوسری قسم لباس کی خاص وضع قطع ہے۔ یہ بھی ہر انسان کی طبع جدا جدا شکلوں کو پسند کرتی ہے۔ پس جو شکل کسی کے پسند ہو وہ اسکو موزوں ومناسب اور مفید ہوگی۔ اسی طرح کھانے کے متعلق بھی ہر ایک انسان کی طبیعت ہی لائق تقلید ہے۔ جس شکل کے کھانے کو طبیعت پسند کرے وہی مفید ہے۔ مکان بھی جیسا کسی کو پسند ہو ایسا بنائے کسی دوسرے کا حق نہیں کہ اسکو اپنی مرضی کے مطابق بنوانے کی ہدایت کرے۔ علےٰ ہذا القیاس ہر ایک چیز کی شکل وصورت کا انتخاب خود وہی شخص کرے جس نے اسکو استعمال کرنا ہے۔ دوسرا اس میں دخیل نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اگر اسے طبیعت کے خلاف پر مجبور کیا جائیگا تو ایسا شخص ضرور بیمار ہو جائیگا پس شکل کے متعلق کوئی مصنوعی قانون بنانا ٹھیک نہیں ہے۔

(۶) چھٹی شرط حفظ صحت میں عادت کی ہے۔ اسکا اثر ہر ایک انسان پر سب سے بڑھکر سخت ہے۔ تمام شرائط کے مقابلہ میں عادت بہت ہی موثر اور قسم قسم کے تغیرات پیدا کر دینے والی چیز ہے۔ جسقدر اہمیت عادت کو ہے کسی دوسری شرط کی نہیں پائی جاتی

یہاں مناسب نہیں ہے۔ وہ مرض اپنے باب میں مذکور ہوگی۔

اگر غذا کھائے تھوڑا وقت ہوا ہے۔ اور ابھی غذا معدہ میں موجود ہے تو سب سے بہتر علاج یہی ہے کہ اسکو قے کرا دیجائے تاکہ وہ موذی چیز جو موجب درد ہے رفع ہو جائے۔ سو اکثر اوقات قے کرانے پر فوراً ہی درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر بعد ازاں بھی درد باقی معلوم ہو تو مسکنات معدہ و مخدرات سے کام نکالیں۔ لیکن اگر غذا معدہ سے نیچے اُتر چکی ہے تو پھر قے کرانے کی ضرورت نہیں بلکہ پھر اس وقت مسکنات اوجاع اشیاء سے علاج کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جب معدہ غذا سے خالی ہو اور درد ابھی موجود ہو تو معلوم ہوگا کہ اعصاب بہ سبب اس کیفیت کے جو اس غذا کی تابعی حالت میں پیدا ہوئی تھی ابھی تک متکیف ہیں۔ پس ایسے موقعہ پر محض مسکن اوجاع چیزوں سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

اس جگہ چند مقی (قے آور) اور مسہلات (دست آور) ادویہ کا ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ مبتدی فائدہ اُٹھائیں۔ اس کے بعد دافع درد یعنی مخدرات و مسکنات کا ذکر بھی کر دیا جائیگا۔

(۱) مقی۔ آدھ سیر گرم پانی میں آدھی چھٹانک نمک خوردنی پیسکر ملا دیں اور گرم گرم مریض کو پلا دیں۔ چند منٹ کے بعد خوب کھلکر قے ہو جائیگی۔ اگر طبیعت مریض قے کی طرف راغب نہ ہو تو کسی مرغی وغیرہ جانور کا پر لیکر اسکو مریض کے حلق کے اندر ہلائیں تاکہ جلدی قے کی طرف طبیعت آمادہ ہو جائے۔

(۲) رائی سفید یا سیاہ بقدر تولہ ڈیڑھ تولہ لیکر تھوڑے سے پانی میں خوب گھوٹ کر باریک کریں پھر پانی کو زیادہ وزن میں یعنی پاؤ ڈیڑھ پاؤ میں ملا کر مریض کو پلا دیں۔ چند منٹ میں خوب کھلکر قے آجائیگی۔

(۳) پوست بیخ مدار خشک سائیدہ ۳ ماشہ پاؤ ڈیڑھ پاؤ پانی میں حل کر کے مریض کو پلا دیں۔ جب قے آجائے پھر ۳ ماشہ بہدانہ کا لعاب نکالکر پلائیں۔

اسہال کے لئے نسخہ جات ذیل میں سے کوئی دوا منتخب کر لیں۔

(۱) حب الغیل ۶ ماشہ۔ زنجبیل ۲ ماشہ۔ الائچی سفید ۱ ماشہ سب کو پیس کر چھانکر

ہمراہ شربت مصری پھنکا دیں۔

(۲) تربد سفید مقشر و مجوف ۶ ماشہ۔ نمک دیسی ۲ ماشہ۔ زیرہ سیاہ ۱ ماشہ باریک پیس کر اور چھانکر صرف پانی یا عرق بادیاں وغیرہ کے ساتھ پھانک لیں۔

(۳) جمالگوٹہ مدبر ۲ رتی۔ کتیرا ایک ماشہ۔ لونشادر ایک رتی تینوں کو باریک یکجان کریں اور پاؤ ڈیڑھ پاؤ پانی سرد کے ساتھ کھلا دیں۔ اور یہ دوا کھلانے کے بعد پندرہ بیس منٹ کے بعد سرد پانی کے ایک دو گھونٹ نوش کرتے رہیں۔

(۴) سفوف مبارک بوزن ۳ ماشہ کے لیکر ہمراہ پانی یا دودھ وغیرہ کے کھلا دیں۔

مسکنات معدہ

(۱) **افیون** سب دواؤں سے بڑھکر مسکن معدہ و امعاء ہے۔ لیکن اس میں یہ نقص ہے کہ بہ سبب قبض کے پیٹ میں ریاح زیادہ جمع ہوکر تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ لہذا اس کے ہمراہ کوئی دوا کاسر ریاح ملا کر دینا بہت مفید ہے۔ مثلاً افیون ½ رتی کے ساتھ اجوائن ۲ ماشہ یا زیرہ سیاہ ۲ ماشہ یا زنجبیل ۱ ماشہ یا ہینگ دھلیتی ایک رتی ملا کر دیں۔

(۲) **برشعشاء** یونانیوں کا مشہور نسخہ بھی قریباً اسی اصول کے ماتحت ترکیب دیا گیا ہے۔ لہذا وہ بھی ایسے موقعہ پر دے سکتے ہیں۔ جس کی خوراک ۴ رتی اور زیادہ سے زیادہ ۲ ماشہ ہے۔

(۳) **کشتہ مرقشیشائے ذہبی**۔ یہ دوا بھی بہت ہی اعلےٰ مسکن معدہ ہے لیکن افیون کی طرح مخدر نہیں ہے۔ بلکہ اس کے استعمال سے عروق معدی وغیرہ میں قبض پیدا ہوکر وہاں اجتماع خون رُک جاتا اور کم ہوجاتا ہے۔ نیز معدہ کی ہر قسم کی خراش اور سوزش کی جگہ پر چسپان ہوکر اس جگہ کو محفوظ کرلیتا ہے۔ اور اس طرح سے وہاں ہر قسم کے التہاب اور سوزش اور خراش کی وجہ سے درد پیدا شدہ کو یقیناً کم کردیتا ہے۔ اور مسکن معدہ و امعاء ہے۔ ترکیب اس کی یہ ہے کہ مرقشیشائے ذہبی خالص ۲۵ تولہ لیکر ایک برتن میں ڈال کر آگ دیں۔ حتےٰ کہ پگھلنے لگے۔ پھر اسپر

شورہ قلمی نصف چھٹانک اور ۲ تولہ گندھک آملہ سار باہم ملاکر داخل کریں اور آنچ بدستور دیتے رہیں اور ہلاتے جائیں۔ پندرہ منٹ کے بعد آگ سے اُتار کر سرد کریں۔ سرد ہونے کے بعد اسکا اوپر والا حصہ جو جما ہوا ہوگا دور کرکے کسی علیحدہ برتن میں رکھ لیں اور باقی نیچے والے حصہ کو پھر آگ دیں اور اس وزن شدہ ۹ اور گندھک ملاکر داخل کریں اور ہلاتے جائیں۔ اور پندرہ منٹ تک آگ پر رکھ کر اُتار دیں اور سرد کریں۔ اس کے بعد علیحدہ رکھے ہوئے مرقشیشا کو اور اسکو باہم ملاکر پھر آگ پر پگھلائیں اور سانچے میں ڈال کر پترہ بنالیں۔ اور اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے قینچی سے کتر کر انکو وزن کریں۔ جسقدر یہ ٹکڑے ہوں اس سے ڈیڑھ گنا پانی اور دوگنا تیزاب شورہ باہم ملاکر کسی برتن میں جو چینی یا بلور کا ہو ڈال دیں۔ انکے باہم ملنے سے اس مجموعہ میں ایک جوش پیدا ہوگا۔ جب جوش ٹھنڈا ہو جائے تو اس کو کوئلوں کی آگ پر رکھ کر اسقدر جوش دیں کہ وہ کھولنے لگ جائے۔ دو چار دفعہ جوش کھانے کے بعد آگ سے نیچے اُتار کر سیال کو نتھار لیں۔ اور آگ پر رکھکر اسقدر پکائیں کہ وہ تمام سیال خشک ہوکر صرف اس وزن پر آجائے جس وزن میں مرقشیشا کے وہ ٹکڑے ڈالے تھے۔ اس کے بعد اس سیال کو آگ سے اُتار لیں اور اس میں چالیس گنا پانی ملاکر کسی چینی کے برتن میں رکھدیں۔ جب کشتہ مرقشیشا تہ نشین ہو جائے تو پانی کو نتھار دیں اور اسی وزن سے یعنی چالیس گنا صاف پانی اور ڈال کر اور تہ نشین کو ہلاکر پھر رکھدیں تاکہ کشتہ پھر تہ نشین ہو جائے اس طرح تیزابیت نکل کر خالص کشتہ مرقشیشا رہ جائیگا۔ اس کی خوراک ۲ رتی سے ایک ماشہ قیمت فی تولہ ۸ر اور فی چھٹانک عطار کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ سے مل سکتا ہے۔

(۴) ایک انگریزی دوا ہائڈروسیانک ایسڈ ڈل ہے۔ یہ دوا بھی اکثر قسم کی درد شکم میں بہت ہی اعلےٰ نفع مند ہے۔ نہایت عمدہ مسکن معدہ ہے۔ اسکے معدہ کے اندر جاتے ہی معدہ کی گرمی۔ پیاس۔ قے۔ گھبراہٹ۔ بے چینی۔ درد اور تشنج وغیرہ سب کو آرام ہو جاتا ہے۔ خوراک اس کی دو سے چھ بوند (قطرہ) ہوتی ہے۔ جو تھوڑے

سے پانی میں ملاکر دیتے ہیں۔

(۵) ست پودینہ خشک ۶ ماشہ۔ ست اجوائن خشک ۶ ماشہ۔ کافور تولہ۔ کاربالک ایسڈ ۳ ماشہ۔ سب کو باہم ملادیں۔ یعنی شیشی میں ڈال دیں۔ تھوڑے عرصہ میں خود بخود تیل سابن جائیگا۔ یہ دوا بھی درد شکم میں بہت مفید اور موثر ہے۔ اس کی خوراک دو قطرہ سے ۴ قطرہ تک ہے۔ کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ میں اس کی قیمت فیتولہ ۱۲ر فی چھٹانک تین روپیہ مقرر ہے۔

(۶) سفوف بیشی بھی اس مرض میں اکثر مفید ہوتا ہے۔ اور بہت موثر چیز ہے۔

(۷) جسقدر مسکنات اور مخدرات دوائیں ہیں۔ ان میں سے بہت سی ادویہ ایسے موقعہ پر طبیب حاذق استعمال کرسکتا ہے۔ کیونکہ غرض اس سے تسکین معدہ اور رفع درد ہے۔

البتہ پیٹ کی دردوں میں بعض دفعہ علاوہ ان مخدرات و مسکنات کے اور قسم کی ادویہ بھی فائدہ کثیر رکھتی ہیں جو کہ وقت پر بہت مفید ہوجاتی ہیں۔ بلکہ بسا اوقات ان سے بڑھکر مفید ہوسکتی ہیں۔ مگر وہ خاص علامات کے ماتحت خاص دوا فائدہ کرتی ہے ہر ایک جگہ مفید نہیں ہوتی ہیں۔ جیسے یہ مسکنات ہیں۔ انکی فہرست بمعہ بیان علامات ضروریہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔

(۱) **کھاری دوائیں** مثلاً نوشادر۔ جوکھار۔ لونکھار۔ سوڈا بائیکارب وغیرہ یہ دوائیں ایسے وقت مفید ہوتی ہیں جب معدہ میں ترشی زیادہ ہو ترش ڈکار آتے ہوں۔ کلیجہ جلتا ہو۔ ترش قے آتی ہو وغیرہ کیونکہ ترش رطوبات معدہ میں لذع پیدا کرکے درد پیدا کردیتی ہیں۔ اس وقت کھاردوا اندر جاتے ہی ترشی کی کیفیت کو معتدل کردیتی ہے۔ پس درد کو آرام ہوجاتا ہے۔ ورنہ یہ دوائیں مسکن یا مخدر نہیں ہیں۔

(۲) **ترش دوائیں**۔ جیسے آب لیموں۔ ست لیموں۔ املی کا زلال۔ آلو بخارا۔ امچور وغیرہ وغیرہ یہ دوائیں ایسے وقت میں مفید ہوتی ہیں جب معدہ میں کھار زیادہ ہو۔ بہس ڈکار آتے ہوں۔ اندر سے سڑی ہوئی مچھلی کی سی بو آتی ہو۔ یہ دوائیں کھار کو کم کرکے مفید ہوتی ہیں۔

مرکب چہارم۔ سفوف اشق

ترکیب - اشق ۲ تولہ - افیون ۳ ماشہ - مشک (کستوری) ۹ ماشہ۔ سب کو باریک کر کے سفوف کے طور پر رکھیں۔ وزن خوراک چھ رتی سے ایک ماشہ۔ بچوں کو ½ رتی سے ۲ رتی تک مناسب عمر کے دیں۔

مواقع استعمال - تنگی سانس (عسر تنفس) تشنجی دمہ۔ کُکر کھانسی ان امراض میں اور بعض دل کی امراض میں جب مریض کا سانس تنگی سے آوے اور سخت تکلیف ہو ایسے موقعوں پر یہ دوا نہایت اچھا اور جلدی فائدہ کرتی ہے۔

چونکہ اس میں کستوری ہے جو کہ بہت ہی گراں چیز ہے۔ اس واسطے ایسے مرکبات وقت پر ہی ضرورت سخت کے ماتحت تیار کر لئے جاتے ہیں۔ اور اکثر امیر لوگوں کے واسطے ہی ایسے نسخے لکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ مجربات سے یہ نسخہ ہے اس واسطے لکھدیا گیا ہے۔

(۱۷) اسطوخودوس

جسکو عربی میں خرم ہندی میں دھارو۔ بنگالی میں تنتنہ کہتے ہیں۔ ایک بوٹی ہے جو کہ جنگلوں اور پہاڑوں میں نمناک جگہ پر خودرو پیدا ہوتی ہے۔ جسکا پھول خوشہ کی مانند لمبا اور سرخی مائل ہوتا ہے۔ موسم ربیع میں اس کی پیدائش ہے۔ قد ایک فٹ سے ڈیڑھ فٹ اسکا تنہ مثل درخت کے تنوں کے چوبی ہوتا ہے۔ لیکن اس کی شاخیں باریک اور بنفشی رنگ کی ہوتی ہیں۔ اور اس کے پتے صعتر کے (پودینہ کی ایک قسم ہے جو کہ عام پانی والی جگہوں میں ہوتا ہے) پتوں جیسے ہوا کرتے ہیں۔ انکو ہاتھ میں ملنے سے بدمثل کافور کے آتی ہے۔ ذائقہ تلخ اور تیز۔ اس کے بیج بالکل چھوٹے گول لیکن قدرے چپٹے رنگ زرد سیاہی مائل یا خاکستری ہوتے ہیں۔ مگر قابل استعمال اس کے پھول ہی ہیں۔

افعال و تاثیرات - مفرح اور محرک قلب ہے۔ معدہ اور جگر وغیرہ آلات انہضام میں دوران خون تیز کرتا ہے۔ اور دماغ و اعشیہ دماغ اور ناک

اور پھیپھڑہ کی جھلیوں سے خون کے اجتماع کو کم کرتا ہے۔

مواقع استعمال ۔ضعف قلب اور غشی ضعف معدہ مزمن ۔ضعف جگر۔ ضعف طحال قبض دائمی۔ مرگی (صرع)۔ مالیخولیاء دماغی۔ مالیخولیاء مراقی۔ جنون۔ نسیان۔ استرخا و تشنج و رعشہ وغیرہ امراض دماغی۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی بلغمی صداع نزلی شقیقہ۔ عصابہ وغیرہ۔

مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ

مضارات۔ زیادہ مقدار یا بار بار استعمال سے معدہ و امعاء وغیرہ اعضاء میں اجتماع خون ہو کر مفصلہ ذیل نقصان دہ علامات پیدا ہوتی ہیں۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔ قے ہوتی ہے۔ بے چینی اور گھبراہٹ اور گرمی محسوس ہوتی ہے وغیرہ

(۱۸) انار

یہ ایک ہمارا ملکی اور دیسی درخت ہے جو کہ مشہور و معروف ہے۔ اس کے پھل کو بھی انار ہی کہتے ہیں۔ دو قسم ہوتا ہے۔ کھٹا اور میٹھا۔ کھٹا افعال میں میٹھے سے طاقتور ہوتا ہے۔ اس کی ہر جزو اپنے افعال میں دوسری اجزاء کے موافق ہوتی ہے۔ یعنی اس کے تمام اجزاء میں ایک ہی قسم کی تاثیر ہے۔ الا کم و بیش ضرور ہے۔ مثلاً پتوں میں اشرکم ہے۔ لیکن گودہ (شحم) میں اس سے زیادہ چھلکا (نسپال) میں اس سے بھی زیادہ اشر ہے۔ پھول میں بہ نسبت غنچہ کے اشر کم ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ سب اجزا کے مقابلہ میں اس کی جڑھ کی چھال میں نسبتاً زیادہ طاقت ہے۔

مرکبات

(۱) **رب انار سادہ**۔ دانہ انار تازہ کا پانی لیکر آگ پر پکائیں۔ جب چہارم حصہ رہے تو سرد کر کے محفوظ کریں۔

(۲) **رب انار قندی**۔ دانہ انار تازہ کے پانی میں اسکے ہموزن کھانڈ ملا کر آگ پر قوام شہد پر لائیں۔ **خوراک** ۲ تولہ سے ۳ تولہ۔

سفوف بیشی

از مدیر رسالہ

(۵) **عضلات** - ابتداء میں تو حرام مغز میں حرکتی مرکزوں کو تحریک ہوتی ہے جس سبب سے تشنج ہونے لگتی ہے۔ لیکن بعد ازاں عضلات کمزور ہو جاتے ہیں جسکی وجہ سے ٹانگیں لڑکھڑانے لگتی ہیں اور اعضا بوجھل معلوم ہوتے ہیں۔

تھوڑی مقدار میں دینے سے بھی انہیں اعضاء میں ویسی ہی تاثیرات ظاہر کرتا ہے۔ لیکن جسقدر خوراک کم ہوگی اسیقدر اسکا اثر بھی کم ہوگا۔ چنانچہ اسکی دوائیہ مقدار میں اعضاء مذکور میں حسب ذیل اثرات ہونگے۔

(۱) دل کی حرکت پہلے سے کم ہو جائیگی۔ جس سے نبض کی چال بھی کسیقدر بطی ہو جائیگی۔ مگر نہ غشی ہوگی اور نہ پسینہ اور نہ نبض غیر منتظم ہوگی۔ ہاں جسقدر دل کی رفتار میں کمی واقع ہوگی اسیقدر خون کی حرارت بھی کم ہو جائیگی۔

(۲) پھیپھڑہ کی حرکت بہ نسبت پہلے کے کم ہو جائیگی۔ جس سے خون پھیپھڑوں میں جلد جلد نہ آئیگا اور نہ اس میں بیرونی حرارت زیادہ مقدار سرائت کریگی۔ لہذا خون غلیظ ہونے لگیگا۔ اور سرد ہوگا۔

(۳) اعصاب و عضلات وغیرہ میں چنداں اثر نہ ہوگا جس سے قوت حس و حرکت میں فرق پڑے۔ البتہ اسقدر اس میں اثر ہوگا جسکو تسکین کے نام سے یاد کر سکتے ہیں۔ یعنی بدن کی دردوں اور بے چینیوں اور اعضاء شکنی کو فائدہ معلوم ہوگا۔ اگرچہ تھوڑا سا ہو۔

مواقع استعمال - یہ دواء ہر ایک قسم کے تپوں اور ورموں میں مفید ہے۔ کیونکہ تپ کے وقت دل اپنی سابقہ معتدل رفتار سے بڑھ جاتا ہے جس کو یہ دوا کم کر دیگی۔ جب دل اپنی تیزی رفتار سے باز رہیگا تو نبض جو دل کی متابعت میں ہے فوراً بجائے سریع رفتاری کے بطی ہو جائیگی۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ حرارت جسم کم ہو کر

حالت اعتدال پر آجائیگی۔ اسی کا نام شفا ہے۔ باقی رہے اورام سو جاننا چاہئے کہ جب کسی جگہ ورم پیدا ہونے والا ہوتا ہے تو پہلے وہاں پر اجتماع خون ہو جاتا ہے۔ جب تک کسی جگہ میں اجتماع خون نہ ہو ورم پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اجتماع خون کسی خاص عضو میں ہو جانے کی تقریب اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ کسی ضرورت کے ماتحت طبیعت مدبرہ بدن جب کسی جگہ خون زیادہ کرنا چاہتی ہے۔ تو وہاں کی شرائیں کو زیادہ پھیلا دیتی اور وہاں کی وریدوں کو تنگ کر دیتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بذریعہ شرائیں وہاں خون زیادہ جاتا ہے۔ لیکن وریدوں کے باریک ہونے کی وجہ سے واپس کم ہوتا ہے۔ لہذا وہاں کی عروق شعریہ خون سے پُر ہو جاتی ہیں جس سے وہ مقام ملتہب اور متورم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ نیز جب کہیں شرائیں پھیلا دی جاتی ہیں تو انکو خون سے پُر کرنے کے واسطے دل کی حرکت کو زیادہ تیز کرنا پڑتا ہے تاکہ جلد جلد خون کو شرائیں میں دھکیل سکے۔ پس چھوٹی موٹی ورم کے واسطے اگرچہ دل کی حرکت کا سریع ہونا اور شرائیں کا ممتلی ہونا ضروری نہیں۔ مگر بڑی بڑی اورام میں دل کی رفتار کا اعتدال سے بڑھ جانا ضروری ہے۔ یعنی بخار کا ہو جانا۔ کیونکہ بخار سوائے حرکت قلبی کے بڑھنے کے ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک بڑی ورم میں بخار کا ہونا لازمی امر ہے۔ اسی طرح جب بخار سخت تیز ہو جائے تو کہیں نہ کہیں ورم کا پیدا ہو جانا بھی قرین قیاس اور ضروری ہوتا ہے۔ جیسے کہ سخت بخار میں سرسام کا ہو جانا یقینی ہوتا ہے۔

یہ مضمون انشاء اللہ پھر کسی وقت مفصل لکھا جائیگا۔ فی الحال چونکہ سفوف بیشی کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اس واسطے اس بحث کو اسی مختصر حالت میں چھوڑ کر اصل مضمون کو بیان کر دیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بدن کے خواہ کسی حصہ میں یا کسی عضو میں اجتماع خون یا ورم ہونا شروع ہو۔ اس دوا کا وہاں دیدینا نہایت مفید اور موثر ہوگا۔ کیونکہ یہ دوا دل کی تیز رفتاری کو کم کر دیگی جس سے عضو ماؤف کی طرف خون کم ہو جائیگا۔ اور جو جائیگا وہ وریدوں کی راہ سے واپس آتا رہیگا لہذا وہاں اجتماع خون نہ ہو سکیگا۔ بلکہ جو کسی حد تک جمع ہو چکا ہے وہ بھی آہستہ آہستہ کم ہو جائیگا۔

تحقیقات و تجربات

از جناب حکیم غلام حسین صاحب از سملال ضلع راولپنڈی

ارسطو زمان جناب حکیم صاحب

السلام علیکم۔ جو کہ جناب نے مجربات کے بارہ میں ارشاد کیا ہے۔ بندہ بسر و چشم جناب کا حکم بجالانے کے واسطے ہر وقت حاضر ہے۔ جناب کے حکم کے موافق چند مجربات آتشک جو کہ اس وقت تمام دُنیا میں اپنا نام روشن کر رہی ہے۔ اکثر حکیم اس کے علاج سے کئی دفعہ عاجز ہو گئے ہیں۔ اور یہ ہمیشہ اُنکے کان میں صدا آتی ہے۔ کہ فلاں جگہ پر ایک سنیاسی ہے۔ ایک دفعہ دوائی کھلائی اور پھر آتشک کا نشان تک نہ رہا۔ حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ آیا وہ کونسی دوا ہے۔ جو کہ اسقدر زود اثر ہے۔ یہ نسخہ ہم کو آج تک نصیب نہ ہوا۔ لیجئے جناب حکیم صاحب کی قدم کی برکت سے یہ نسخہ جات آپ کو بغیر محنت کے مل گئے۔ یہ تمام دارو مدار حکیم صاحب کی مہربانیوں کا ہے۔ بندہ لمعن تو نہیں کرتا لیکن یہ لفظ ضرور لکھوں گا۔ کہ جب کسی حکیم نسخہ مجرب یا سوال کا جواب۔ درج کرنے کا موقوف آتا ہے۔ تو ایک دم سے حکم زبان سے نکلتا ہے۔ کہ جاؤ فلاں کتاب لے کر آؤ۔ جھٹ نسخہ رسالہ کے پڑ کرنے کے واسطے درج کر دیا جاتا ہے۔ اگر وہ نسخہ اُسی کتاب میں درج رہے تو کیا اچھا ہو گا بہ نسبت اس کے کہ بیفائدہ نسخہ رسالہ میں درج ہو۔ یہ وہ رسالہ ہے جو کہ اپنی روشنی کو آپ ہاتھ میں لئے ہوئے جہان کو روشن کر رہا ہے۔ کوئی صاحب اگر میرے نسخہ کو غیر مفید ثابت کر دیوے۔ تو میں ایک سو روپیہ اُس شخص کو انعام دینے کے واسطے تیار ہوں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ میرے تمام نسخہ جات جو رسالہ میں درج ہونگے ہر ایک حکیم صاحب کے مطب میں موجود رہینگے۔ (ہم آپکے تمام نسخہ جات کو خود ملاحظہ کر کے تجربہ کرینگے۔ اور انپر رسالہ مذکور میں مفصل ریویو کرینگے۔ اصحاب تجربہ کنندگان بھی انکے نتائج سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ جناب حکیم صاحب کو واجب ہے کہ مضمون کو ادھورا نہ رہنے دیویں۔ بلکہ مکمل کریں۔ مدیر)

نسخہ آتشک ۱ - یہ وہ نسخہ ہے جو کہ ایک دفعہ کا بنا ہوا سات پشت تک کافی ہے - (دیگر (یہ نسخہ کیمیا گروں کی جان ہے)

قلمی شورہ ۵ تولہ کو ایک کڑاہی آہنی کے اندر رکھ کر انگارے کے اوپر رکھے - تو اس کے اوپر سبز حرمل یا دودھ تھل کے پانی کا قدرے چوا دیوے - وہ تمام قلمی شورہ تیل ہو جاویگا ایکدم سے اس کے اندر ۲ تولہ سنکھیہ سفید باریک شدہ ڈال دیوے - وہ بھی تیل ہو جاویگا بعد ایکدم سے اوتار لیوے ۱۵ منٹ کے بعد پھر سے انگار کے اوپر چڑھاوے - جب تیل ہو جاوے - تو پھر پھٹکڑی ½ تولہ اور باوچ ½ تولہ ڈال دیوے - ہر دو اشیاء تیل ہونے پر اوتار لیوے - قدرے ٹھنڈا ہونے پر آوے - تو مشک کافور ۱ تولہ اس کے اندر ڈال کر کسی اشیاء سے وہی قلمی شورہ اس کے چاروں طرف لپیٹتا جاوے - اور رکھ دیوے - خوب ٹھنڈا ہونے کے بعد پھر سے انگار کے اوپر رکھے - جب خوب جوش میں آوے - تو دار چکنہ بلوری رنگ بغیر چمک والا ایک تولہ تک جو کہ ایک ہی ڈلی ہو - تیل کے اندر خوب پکاوے - ۱۵ یا ۲۰ منٹ کے بعد نیچے اوتار لیوے - قدرے اس دار چکنہ میں سے انگار کے اوپر ڈال کر دیکھے - اگر دھواں دیوے تو خام پھر سے پکاوے - حتیٰ کہ دھواں دینے سے بند ہو جاوے - دوائی تیار ہے - خوراک ایک رتی مکھن کے اندر - روٹی بغیر نمک - گھی خوب کھا سکتا ہے - سات یوم میں بغیر منہ کڑوے کے کوئی شکایت نہ رہے گی - لیکن پختہ کرنے میں فرق نہ ہو - باقی اشیا سنبھالکر رکھدو جب دوائی ختم ہو جاوے - تو پھر سے اوپر کے تیل میں پختہ کر لیویں - اوپر کی دوائی تمام عمر کے واسطے کار آمد ہے -

نسخہ ۲ - رسکپور - دار چکنا - سنکھیہ سفید - شنگرف ہر یک ایک تولہ - پیکر جو کہ مانند سرمہ نہ ہو جاوے - قدرے موٹا رہے - بکرے کا چمڑا جو کہ باریک ہووے - اس کے اندر بند کر کے ½ سیر افیتمون کے نغدہ کے اندر رکھ اس کے اوپر قدرے کپڑا لپیٹ کر جو کہ مانند گیند کے ہو جاوے - کڑاہی کے اندر یا کسی بڑے برتن کے اندر ۲۵ سیر پانی ڈال کر بذریعہ آگ پکاوے - جب پانی خشک ہو جاوے تو افیتمون کو بدلی کرے دوسرے نغدہ میں بذریعہ پانی اوپر کے موافق پکاوے - اسی طرح ۵ دفعہ پکاوے - بعد دوائی نکالکر

دوسرے چمڑا میں باندھ کر گودہ کوار ½ سیر میں ۲۵ سیر پانی کے اندر اوپر کے موافق پکاوے پانچ دفعہ بعد چمڑا کو بدل کر دوسرے چمڑا میں دوائی ڈالکر ½ سیر مچھی کے اندر بذریعہ تغذہ پانچ دفعہ ادھر ہر دفعہ ۲۵ سیر پانی ہر پانی سوکنے کے بعد تغذہ کو بدلی کرتے جاویں۔ لیکن چمڑا کو پانچ پانی سوکنے کے بعد تبدیل کر دیویں۔ چمڑا میں تین سوراخ بھی کر دیویں بعد دوائی نکال کر رکھ دیویں۔ ایک ماشہ دوائی مذکور میں جمال گوٹہ ایک تولہ جو گھی میں سُرخ کر لیا گیا ہو ملا کر خوب کھرل کریں۔ خوراک ½ ماشہ دودھ کے ساتھ بعد ½ چاول دوائی مکھن کے اندر ۳ دن تک کافی ہے۔ روٹی بغیر نمک گھی خوب کھاوے ۴۰ یوم میں جذام کا نام نشان تک نہ رہیگا۔

نسخہ ۳۲ جوکہ ایک دن میں آرام ہووے۔ رسکپور ۳ تولہ۔ لونگ ½ ۴ تولہ۔ کوڑی زرد ½ ۴ تولہ۔ پہلے کوڑی زرد اور لونگ آپس میں کھرل کریں۔ رسکپور ملا کر اس قدر کھرل کریں۔ کہ انگار پر ڈالنے سے دھواں نہ دیوے۔ بس دوائی تیار ہے۔ ترکیب خوراک۔ شمار ۸ بجے دنکو ۴ ماشہ کی ایک پُڑیہ حلوا گرم میں ڈال کر کھا جاوے۔ بعد ۱۵ منٹ کے دوسری پُڑیہ ۴ ماشہ کی حلوا میں کھلا دیوے۔ بعد ۴۰ منٹ کے تیسری پُوری اسی وزن پر اوپر کے موافق کھلا دیویں۔ قے بھی ہوگی۔ لیکن دست از حد ہونگے۔ اگر قے نہ ہووے۔ تو اُس کے واسطے پھٹکری ایک دیگچہ میں پانی کے اندر گھول تیار رکھی ہو۔ اور ایک طرف پانی قدرے گرم رکھا ہو۔ ہر اُلٹی کے بعد غرارہ پانی سے کر کے بعد پھٹکری کے پانی سے کریں۔ منہ نہیں آویگا اگر دست بند کرنا چاہے تو دو تولہ گلی نخود بھونے ہوئے کھاوے۔ جب وہ بھی بذریعہ دست نکل جاویں۔ تو بعد گاڑھا شربت کھنڈ کا پلاوے۔ اور سردی کے دنوں میں گرم کر کے پیوے۔ اور مونگ کی دال اور روٹی گندم بغیر گھی۔ اسی طرح ۳ وقت دیوے۔ بعد چوتھے وقت سری بکرا کا شوربا پلاوے۔

نسخہ ۳۳ جوکہ ایک گھنٹہ میں تیار ہو جاوے۔ اور ۴۰ یوم میں جذام تک اچھا ہو جاوے۔ اور آتشک ۱۴ یوم میں خراب سے خراب اچھا ہوگا۔ پرہیز کچھ نہیں۔ دار چکنہ۔ رسکپور۔ نیلہ تھوتھا۔ آملہ سار گندھک۔ ہر چہار تولہ تولہ۔ مردار سنگ ۶ ماشہ۔

گندہ بروزہ گیلا ۲½ تولہ۔ دودھ گاؤ ½ سیر۔ گندہ بروزہ کے سوائے ہر ایک شے کو خوب باریک مانند سرمہ کر کے دودھ کے اندر ڈال کر ایک مٹی کے برتن کے اندر رکھ کر انگا کے اوپر رکھدو۔ آگ بالکل تیز نہ ہووے۔ جبکہ دودھ ختم ہونے پر آوے۔ تو گندہ بروزہ ڈال دو۔ بالکل آگ نرم ہو۔ جب پک جاوے یہ کام کم از کم ایک گھنٹے تک ہوگا۔ سیاہی مائل نہ ہو۔ اوتار لو۔ خوراک ایک ماشہ گھی کے ساتھ۔ پرہیز کچھ نہیں۔ صرف تیل لیسی۔ کھٹا۔

نسخہ ۵ ۔ دار چکنہ۔ رسکپور تولہ تولہ ہر دو کو ایک سیر بکری کے دودھ کے اندر کھرل کر کے گولی مقدار جوار صبح شام مکھن یا بالائی کے اندر اور وہی گھولی گھس کر زخم پر لگاوے۔ اگر آلہ تناسل میں خواہ کتنے ہی سوراخ ہوں۔ ہفتہ کے اندر بھر جاوینگے لیکن پہلے مسہل ضرور ہونا چاہئے۔

نسخہ ۶ اگر کوئی آدمی دوائی نہیں کھا سکتا۔ اُسکے واسطے۔ شنگرف تولہ۔ جڑھ مدار تولہ جڑھ بیری خورد تولہ خوب کھرل کر کے ۱۴ قرص بناویں۔ رات کو ایک قرص حقہ میں بغیر پانی کے پلاویں۔ بعد ½ پاؤ گھی پلا دیویں۔ اُمید قوی ہے کہ ایک ہفتہ میں آرام ہوگا تمام زخم خشک ہو جاوینگے۔

نسخہ ۷ یہ نسخہ ایک حکیم صاحب کے پاس تھا۔ اور دُور دُور سے لوگ اُنکے پاس واسطے علاج کے آتے تھے۔ اور وہ اپنے لڑکے تک سے بھی ظاہر نہ کرتے تھے۔ سیماب ۳ ماشہ۔ ایک برتن کے اندر ڈالو۔ اور اٹ سٹ کی جڑیں مُنہ میں ڈال کر اُنکا لعاب اُس برتن کے اندر ڈالتے جاویں۔ بعد دونوں ہاتھوں کی اونگلی سے ہلاویں۔ تاکہ پارہ مانند مرہم کے ہو جاوے۔ بعد دونوں ہاتھوں کے ٹخنوں تک اچھی طرح سے ملیں۔ اس کے اثر سے مریض کو بخار ہو جاویگا۔ اگر پیاس غالب ہو۔ تو نیلوفر پانی کے اندر بھگو دو۔ اُس پانی میں مصری ڈال کر ہلا دو۔ اس موافق پیاس میں پلاتے رہیں۔ اگر بھوک لگے تو چنا کی روٹی کو خوب گھی کے ساتھ۔ ہاتھ دھونے کی سخت ممانعت ہے۔ دوسرے آدمی کے ہاتھ سے روٹی کھاوے۔ یا ہاتھ کے ساتھ کپڑا باندھ کر روٹی کھاوے۔ دوسرے دن بخار اُتر جاویگا۔ تیسرے دن ہاتھ صابن سے

دھوویں۔ پھر پہلے موافق ہاتھ پارہ کی مہم مذکورہ سے مالش کریں۔ بخار تھوڑا چڑھے گا یا کہ نہ چڑھے گا۔ خوراک ایک ہفتہ تک صرف چنے کی روٹی گھی کے ساتھ باقی پرہیز۔

مسہل آتشک۔ اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا مسہل آتشک کے واسطے مفید نہ ہوگا۔ ایک انڈہ کی سفیدی نکال کر اُس کے اندر سات دانہ جمال گوٹہ کے دو ٹکڑا ہر ایک کے کر دیویں۔ پہلے ہر ایک کا نصف حصہ حب السلاطین زردی انڈہ میں ڈال دیویں۔ اُس کے اوپر دو ماشہ گوگل بعد ۳ ماشہ رسکپور بعد گوگل ۳ ماشہ بعد حب السلاطین کے باقی ماندہ ½ حصہ یعنے سات دانہ نصف ڈال دیوے۔ دوسرا انڈہ کا چھلکا اوپر رکھ کر ایک پاؤ گدہ آمد گندم کے گولا میں انڈہ کو رکھ کر گرم بھوبل میں دبا دیوے تاکہ سرخ ہو جاوے۔ جل نہ جاوے۔ نکال کر بغیر انڈہ کے چھلکا کے خوب کھرل کریں۔ اور گولی ۱۴ عدد تک بناؤ۔ یہ وزن ۳ خوراک کا ہے۔ ایک دن درمیان سے ایک خوراک کھاوے۔ انشاء اللہ ۳ دن میں آتشک کا نمود نہ رہیگا۔ بعد کوئی بھی دوائی کھا سکتے ہو

لو جناب یہ وہ نسخہ جات ہیں۔ جو کہ آجتک کبھی قلم آشنا نہ ہوئے۔ اور نہ کسی کتاب میں چھپے ہیں۔ ہر ایک قسم کے علاج اِس طریقہ پر لکھے گئے ہیں تاکہ کسی دوسرے سیناسی کی خدمت نہ کرنی پڑے۔ اور یہ ہر ایک نسخہ ہر ایک مطب میں تیار ہونے چاہئے۔ قدر کریں۔ تو جناب دو نسخہ آتشک کے کشتہ سنکھیا کے لکھے جاتے ہیں۔

نسخہ اول۔ پھٹکری ½ پاؤ۔ پتہ کاچ ماچ یعنے مکو ½ پاؤ ہر دو کو خوب کھرل کریں۔ پھر اس کے نغدہ میں ۱ تولہ سنکھیہ سفید رکھ کر گل حکمت کر کے پانچ سیر پانچکدشتی کی آگ دیویں۔ سنکھیہ کو نکال کر احتیاط سے رکھ دیویں۔ خوراک دو چاول سے ایک رتی تک حسب طاقت۔ وزن میں قدرے کم نکلیگا۔ لیکن اکسیر سے کم نہیں۔ اِس سے اگر بہ سبب آتشک تالو میں سوراخ ہو جاویں۔ تو بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ اس نسخہ سے آتشک۔ سوزاک۔ وجہ مفاصل کے ہر قسم کے درد بھاگ جاتے ہیں۔

نوٹ۔ پھٹکری جو باقی رہے صبح کو ایک خوراک ½ ماشہ پانی سے۔ رات کو سوتے وقت جوشاندہ فلفل دراز سے ½ ماشہ خوراک دیویں۔ دمہ کافور۔ کھانسی خواہ کتنی ہی خراب ہو۔ ایک دن میں آرام۔

نسخہ نمبر دوئم۔ سم الفار سفید تولہ کو سندھور اصل ۱۲ تولہ میں رکھ کر چہار پہر کی آگ دیویں۔ جہاں سے دھواں نکلے۔ اُس جگہ قدرے سندھور ڈال دیوے۔ سنکھیہ پھول جاویگا۔ سنکھیا مذکور کو ایک دن نیم کے پانی سے اور دوسرے دن ڈنڈا تھوہر کے پانی سے کھرل کریں۔ بعد ایک پاؤ چونہ قلعی میں رکھ کر ایک سیر گوہا جنگلی کی آگ دیویں۔ بعد نکال کر ایک مُرغ کھنڈ کے ساتھ استعمال خوب آویگی۔ ایک دن میں آرام۔ ۴۰ یوم میں جذام تک کو فائدہ مند ہے۔

یہ نسخہ جات چھپنے کے بعد دوسری دفعہ سوزاک کے مجربات ارسال خدمت ہونگے ہر ایک امراض کے نسخہ جات ایسے مجربات درج کئے جاوینگے۔ جو کہ ایک دن میں مرض زائل ہو جاوے۔

ایک نسخہ اُس وقت درج رسالہ ہوگا جس وقت حکیم صاحب کبھی رسالہ میں یہ بات نہ درج کرینگے کہ میرے کو امداد ہونی چاہئے۔ جس وقت آپ صاحبان پوری پوری امداد خریداران کی دیوینگے۔ علاوہ نسخہ جات کے ایک خریدار کا نام بھیجدیا۔ باقی کوشش کر رہا ہوں۔

یہ نسخہ میرے کو ایک قراق جو کہ دکن حیدر آباد میں چند یوم اپنا مطب جاری کیا جس میں ڈاکٹران وحکیمان ووید تمام حیران تھے کہ یہ نسخہ بھی کسی کتاب یا کسی سنیاسی کے پاس نہ سنا نہ دیکھا۔ لو جناب اُس کی تعریف یہ ہے۔

نہ ادویہ ولایت سے منگوائیں۔ نہ پنساریوں کی نئی اور پورانی ادویات کی تلاش کریں۔ نہ کھانے کا نہ لگانے کا۔ اس سے بخار کی تمام قسمیں دق وسل تک دق اور سل کے علاوہ لو ایک دن میں کافور۔

یعنے چراغ جلایا جاتا ہے۔ اور مریض سامنے کرسی پر بٹھلایا جاتا ہے۔ لطف یہ کہ چراغ کا بالکل دھواں نہیں ہوتا۔ صرف روشنی کا عکس بدن پر پڑتا ہے۔ اُسکی

روشنی سے تمام بدن کے بالوں کے اندر اسقدر سوراخ ہو جاتے ہیں کہ ایک باریک سوزن یعنے سوئی اندر چلی جاتی ہے۔ ایک گھنٹہ کے اندر اسقدر زمین پر پانی ہو جاویگا کہ آپ حیران ہونگے۔ کہ اسقدر پانی کہاں سے آ گیا۔

استسقا کی تمام قسمیں۔ پانی کا پیٹ کے اندر بھر جانا۔ پانی پیٹ کے اندر سے ایسا نکلتا ہے جیسے کوئیں سے پانی۔ آتشک پھوڑا پھنسی۔ جذام خواہ کتنا ہی خراب خون ہو۔ بالکل بھگندر تک اچھا ہو جاتا ہے۔ وجع مفاصل کی تمام قسم یعنے فالج لقوہ۔ ادرنگ۔ لوجناب اِس سے اور اچھا نسخہ تم کو جہان میں کب ملیگا۔

از جناب حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں ضلع میانوالی

نسخہ حمی ربع مجرب المجرب۔ نوشادر ۱ تولہ۔ مرچ سیاہ ۴ تولہ۔ لعاب گھیکوار سے ۴ پہر کھرل کر کے حبوب حمصیہ تیار کریں۔ طریق استعمال چونکہ اس بخار میں جگر بہت خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے پہلے مسہل ذیل کرا کے دو تین دن تک اکسیر جگر استعمال کریں۔ بعدہ مندرجہ بالا حبوب بخار چڑھنے سے پیشتر ۴۔۴ گھنٹہ کے فاصلہ سے تین تین گولیاں باری والے دن میں تین مرتبہ بدیں طریقہ استعمال کریں کہ پہلے ترش بیری یعنے کنار کے تین پتے منہ میں چبا کر تھل کو پھینک کر یک لخت تین عدد گولیاں سادہ گرم پانی سے نگل لیویں۔ اسی طرح تین دفعہ استعمال کریں۔ یہ گولیاں انگریزی سُرخ دوائی المعروف باٹلی والا آگیو مکسچر سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں اور قیمت بھی اتنی نہیں صرف ایک آنہ سے نسخہ تیار ہوتا ہے۔

نسخہ مسہل مذکور۔ مگنیشیا سلفاس ۳ تولہ۔ عرق سونف نیم گرم یکپاؤ

نسخہ اکسیر جگر۔ ریوند خطائی ۲ تولہ۔ نوشادر ۱ تولہ۔ شورہ قلمی ۱ تولہ خوراک ۴ رتی ہمراہ آب تازہ صبح و شام مسہل و اکسیر جگر بطور احتیاط دی جاتی ہیں۔ ورنہ حبوب مذکورہ ایسی مجرب ہیں کہ پہلی خوراک میں بخار چونھیہ کو روک دیتی ہیں۔ حالانکہ اس بخار کی میعاد اطباء متقدمین نے بہت طویل تحریر فرمائی ہے۔ اس خیال سے کہ دوا دی امراض دیرپا اور عسر العلاج ہوتی ہیں۔ (کیا اچھا ہوتا کہ حکیم صاحب ساتھ ہی

توضیح فرمادیتے کہ اطباء متقدمین اس کی میعاد اور سوداوی مقرر کرنے میں حق پر تھے۔ یا آپ جو کہ پہلے دن ہی بخار اُتار دیتے ہیں۔ آخر آپ نے اس کے متعلق کیا کچھ فیصلہ کیا ہے۔ احمد الدین)

دیگر نسخہ برائے ورم طحال صلب مزمن آزمودہ ہے۔ نوشادر دیسی ۱ تولہ ۴ ہک صدف دریائی ۱ تولہ۔ ان ہر دو کو خوب باریک کرکے ایک کوزہ گلی مضبوط میں گل حکمت کرکے آگ بقدر ۵ سیر اوپلہ کی دیویں۔ بعدہٗ کوزہ کو کھول کر ایک برتن میں پانی ٹھنڈا بھر کر اُس پانی میں اس کوزہ کو رکھ دیویں تاکہ پانی کو ٹھنڈک سے نوشادر کا تیل نکلنا شروع ہو جاوے۔ اس تیل کو جمع کرکے شیشے میں بند کرکے رکھدیویں۔ یہ تیل دو تین دن تک بلکہ ہفتہ تک اُس کوزہ سے نکلتا رہتا ہے۔ بشرطیکہ سرد پانی یا شبنم میں کوزہ مذکور پڑا رہے۔ خوراک اس تیل نوشادر ہوائی کی ۴ قطرہ سے دس تک ہے ہمراہ پتاشہ یا عرق مکوہ و کاسنی صبح نہار۔ اور ورم طحال پر لیپ کریں۔ اُشق ۱ تولہ گوند کیکر ۱ ماشہ۔ گوگل ۲ تولہ۔ گوند کتیرا ۱ ماشہ۔ زراوند ۵ ماشہ سرکہ قند کہنہ ۱ تولہ میں تمام کو لوہے کے برتن میں کھرل کرکے کپڑے ململ پر لیپ کرکے چسپان کر دیویں جسقدر کپڑا اُکھڑتا جاوے قینچی سے کُترتے جاویں۔ پرہیز از تیل و بادی افزا اشیاء سے خوراک مرغن چاہیئے۔

حبوب سفید دافع تپ لرزہ و بلا لرزہ۔ زہر مہرہ خطائی ۶ ماشہ طباشیر کبود ۶ ماشہ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ ست گلو ۶ ماشہ۔ کونین ۱۰ ماشہ۔ کافور نیم ماشہ۔ لعاب اسبغول سے حبوب بقدر حمصیہ تیار کریں۔ خوراک تین گولیاں ہیں۔ نوبت بخار سے تین گھنٹہ پہلے۔ پہلی گولی تین گھنٹہ نوبت سے پہلے۔ دوسری گولی دو گھنٹہ پہلے۔ تیسری ایک گھنٹہ پہلے۔ شربت نیلوفر سے یا کہ صرف پانی سے۔ اسی طرح تین دن تک استعمال کرادیں بہت مجرب ہیں۔ اسیطرح حب گرنجوہ بھی بہت مفید پائی ہیں۔ لازمی بخار میں بھی اور نوبتی بخار میں بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہیں بلکہ کونین سے بڑھ کر ہیں۔

نوٹ۔ اس نسخہ میں سوائے کونین کے باقی ادویہ مسکنات مخدہ ہیں اور وہی مفید ہیں۔ کونین اگرچہ کم وزن ہونے کی وجہ سے تسکین مخدہ میں مضر نہیں تاہم اس نسخہ میں کونین کا داخل کرنا مجھے قطعاً پسند نہیں ہے۔ مدیر)

از جناب حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں

بواسیر خونی کا مجرب نسخہ } برگ بوٹی بکن بقدر ایک تولہ سے ۲ تولہ تک پانی میں بمعہ ۵ عدد مرچ سیاہ کے بطور سردائی کے کھوٹ کر نہار منہ پلایا کریں۔ دوائی پینے کے بعد فوراً ایک دو لقمہ چوری یعنے مایدہ گندم روغن گاؤ کھالیویں۔ اسی طرح ۹ دن تک عمل کریں مسہ تک مرجھا جاوینگے۔

دیگر حابس خون بواسیر خونی بہت دفعہ کا مجرب ہے۔ بھنگرہ تازہ ۲ تولہ گیرو ۱ تولہ۔ گولیاں بقدر نخود تیار کریں۔ خوراک دو گولی صبح نہار منہ شیر گاؤ نیم سیر تازہ سے اور دو عدد گولی بوقت شام قبل از غذا ہمراہ شیر مذکور تین دن کا استعمال کافی ہے۔

از جانب حکیم محمد خلیل احمد صاحب ساکن جائس ضلع رائے بریلی

ایک برہمن سرسام کا علاج کرتا ہے۔ ڈاکٹری حکیمی علاج سے مایوسی کے بعد اس برہمن نے دوا دیا مریض کو آرام ہوا۔ دو تین جگہ مشاہدہ ہو چکا ہے۔ برہمن یہ علاج ہرگز نہیں بتلاتا تھا۔ مگر خیر سخت مشکلوں سے مجھے وہ نسخہ مل گیا میں شائع کرتا ہوں۔ اطبا بھی بعد عمل نتیجہ شائع فرمائیں۔

علاج یہ ہے۔ کسواری کیڑا کو ایک گھڑے میں قدرے دھان و پانی ڈال کے اسقدر جوش دیں کہ کیڑا مرجاوے خشک کر کے احتیاط سے رکھدیں۔ مریض سرسام کو اگر قوی ہے تہائی حصہ اور اگر کمزور ہے یا بچہ ہے تو نواں یا چھٹا حصہ ایک چمچہ آب گرم میں حل کر کے پلاویں اور گرم راکھ سے سارا جسم ملکر بدن ڈھاک دیں۔ غذا کچھ نہ دیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ مریض دوسرے تیسرے دن ہوشیار ہوگا۔ ہوا سے بہت بچاویں اور صرف دال ارہر کا پانی پلاویں۔

از جناب حکیم دین محمد صاحب از بہاولپور ہاؤس لاہور

برائے بندش اسہال سبز و خاکی بچگان۔ توتیا سبز ایک رتی۔ سمغ عربی ۴ رتی طباشیر ۴ رتی۔ باریک کر کے اس کی ۲۴ گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی بعرق بادیان

برائے ہیضہ - چھ ماشہ بھنگ خشک کا شیرہ مریض کو پلانا - اور پیاس کے لئے آب سرد دیتے جانا - اور اطراف بالا و زیرین پر روغن عشری مجوزہ رسالہ ہذا کی مالش کرنا -

---

مراسلات

مراسلہ ۱

از جناب حکیم مولوی محمد امام الدین صاحب آف گولیکی ضلع گجرات

العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان

عنوان مندرجہ بالا ایک مشہور قول اطبا ہے - ان ہر دو علموں کو ایک علم کی قسمیں ٹھیرانا بظاہر اسی امر پر مبنی معلوم ہوتا کہ وہ دونو انسان کے ذات سے متعلق ہیں اور دونو کی غرض حفظ صحت ہے جسمانی ہو تو علم الابدان (طب) ہے - روحانی ہو تو علم دین ہے - و یا دفع مرض بدنی یا قلبی - ایک اور بھی وجہ انکے تناسب کی مجھے سوجھی ہے جو بنظر تصحیح و اصلاح طلبی ناظرین رسالہ کے پیش کی جاتی ہے کہ علم الادیان تو بلا اختلاف الہامی مانا جاتا ہے - ہاں علم الابدان یعنے حفظ صحت کی تدابیر جو مسئلہ ضروریہ کے طور استعمال اور مقادیر سے مراد ہے - اور ادویہ امراض اور معالجات مفرد اعراض کی بنا عقلی ایجادات پر ہے یا قدرت کی ہدایات اس کی رہنما ہیں سو ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کیا بلکہ حیوانات اور نباتات بھی غذا اور حفظ صحت اور دفاع علاج کے محتاج ہیں - اب دیکھنا یہ ہے کہ غذائے مفید کو غیر مفید سے اور علاج موافق کو غیر موافق سے متمیز کرنا اور انکا طریق استعمال اغذیہ و ادویہ کمّا و کیفًا کس امر پر مبنی ہے اور ان کا ان امور مذکورہ میں کونسا رہنما اور ہدایت قرار ہے - نباتات کی غذا جڑوں اور پتوں کے ذریعہ زمین اور ہوا سے ملتی ثابت ہو گئی ہے - مگر ایک ہی قطعہ زمین سے مختلف قسم نباتات کا اپنی اپنی غذا الگ الگ بیج و برگ کے ذرائع سے جذب کرنا

کسی حکیم نے عقل و فکر پر مبنی نہیں بنایا بلکہ قدرت نے ہی انہیں یہ ہدایت دے رکھی ہے کہ اپنی اپنی غذائیں مخصوصہ مختلف طرق سے زمین اور ہوا سے لیکر ہضم کر کے مختلف حصص جسم کا بدل مایتحلل کرتے رہیں۔ اور اسی قیاس پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ نباتات کی دوائیں بھی انکی اپنی اپنی طبیعت مدبرہ کرتی ہے۔ لیکن ہم حیوانات میں تو مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی موافق اغذیہ کھاتے ہیں۔ اور مضرات سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور اپنی بیماریوں کے معالج ادویہ استعمال میں لاتے ہیں۔ پس جب حیوانات کی سی فطرت کوئی غیبی ہدایات پاکر اغذیہ وادویہ کا استعمال کرتے ہیں تو کیا انسان اشرف الحیوانات کی فطرت ایسے درجہ کی نہیں کہ ہدایت غیبی اور قدرت لاریبی اسے ضروریات غذائیہ ودوائیہ صحت بدنیہ کے لئے بتاتی رہے۔ ہاں اس میں جوہر عقل ہے جس کے واسطے سے اسے حکمت میں تشبہ بالباری کا درجہ مل سکتا ہے۔ مگر اس کا سرمایۂ علمی سب حواس خمسہ پر مبنی ہے۔ مگر تدابیر صحت سے غذا اور دفع مرض کی دوا کسی حس کی بنا پر اسے معلوم نہیں ہوئی۔ قاعدہ کلیہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک جاندار نے انسان ہو یا اور حیوان اپنی فطرت کی ہدایت پر اپنی اپنی غذائیں مقرر کر لی ہیں۔ ہاں بعد میں بشر نے اپنی عقل سے کام لیکر کئی اضافہ کر لئے ہیں۔ مگر اصل میں سب کچھ فطرت اور قوت مدبرہ کی ہدایت پر متعین ہوا ہے۔ مثلاً بھوک سے کھانے اور پیاس سے پینے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور سیر اور سیراب ہونے پر غذا اور شربت کے مقدار کا پتہ لگ گیا۔ مگر تخصیص اغذیہ اولاً مبنی بر الہام یعنی تعلیم قدرت وتفہیم فطرت پر ہے۔ پھر تجربات ومشاہدات نے اضافہ کر دیا ایسا ہی ادویہ میں سے ہر ایک مرض کے مقابلہ میں سوائے تعلیم غیبی کے کونسی عقل بتا سکتی ہے۔ کہ فلاں دوا یا علاج اس مرض کا ازالہ کر سکتی ہے۔ اور اس کا طریق استعمال اور مقدار اس وجہ پر مقرر ومعین ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکما نے بندروں اور ایسے حیوانات کو معالجے کرتے ہوئے مشاہدہ کیا یا بن باسی جنگلی آدمیوں سے دیکھا یا متفرق تجربات اور مشاہدات کر کے یہ طریقے معلوم اور مفہوم کئے۔ پھر اپنی عقل وفکر سے کام لیا۔ لیکن دل نہیں مانتا کہ حیوانات کو دیکھکر انسان جرأت

کرے کہ مریض بستر کی بھی یہی دوا ہے۔ کیونکہ بعض حیوانات کی غذا اور دوا انسان کے لئے سم قاتل ہو جاتی ہے۔ ہم نے تو کئی معتبر راویوں سے سُنا ہے کہ کئی مریضوں نے اپنی طبیعت کے سخت تقاضا پر یا کسی خواب کی بنا پر کوئی دوا یا غذا استعمال کیا اور جھٹ اچھا ہو گیا۔ اور ویسے ہی کئی جگہ مشاہدہ میں آتا ہے کہ مریض کو جب کسی طبیب کی دوائی اور علاج پر اطمینان طبع ہو جائے یعنی اس کی فطرت شہادت دے تو اُسے عموماً شفا ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے جس حکیم پر اسکا اعتقاد نہ ہو۔ اس سے کبھی شفایاب نہیں ہوتا۔ نیز کسی بیمار کو کسی علاج سے اور کسی کو کسی اور دوائی سے صحتیابی ہوتی ہے۔ اسی بنا پر تجربات کے دفاتر بے حساب ہوئے جاتے ہیں۔ پس وجہ یہ ہے کہ اپنی اپنی فطرت کی ہدایت پر فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ پس اندھا دھند قوت مدبرہ اور فطرت مطلقہ سے کام لیا جائے یا لیا جاتا ہے نہیں بلکہ بناء اغذیہ و ادویہ کی پہلے پہلے اسی ہدایت قدرت پر پڑے۔ پھر عقل و تدبیر انسانی نے تجربات و مشاہدات سے اس میں اضافے کئے اور ترقی کی۔ اچھا اگر طبائع حیوانیہ کے اغذیہ و ادویہ ہی تجربے اور مشاہدہ انسانی میں آئے ہیں۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ حیوانات کو کس نے بتایا کہ یہ غذا یا یہ دوا سزاوار ہے۔ ایسے جانداروں کی طبیعت اور فطرت کو بھی قدرت نے ہی ہدایت کی ہے۔ جس پر وہ چلتے ہیں۔ انسان کے اندر قوت مدبرہ غذا یا دوا خواہش اور اس کی تقدیر و تجویز کرتی ہے یا جو کام اس سے لیتی ہے۔ اس کی بنا عقل و فکر پر ہرگز نہیں ہے۔ اسی تدبیر کو میں الہام یا تعلیم قدرتی یا ہدایت غیبی سے منسوب کرتا ہوں۔ و تجویز اقصرائی میں ہے کہ طبیعت ایک قوت مدبرہ بدن کی ہے۔ جیسے ملاح کشتی کے لئے۔ اور وہ ایسی قوت ہے کہ جس کے شان حفظ کمالات ہے جو بدن میں ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ طبیعت مدبرہ مبداء اول ہے اور اطباء اس مبداء کو طبیعت کہتے ہیں۔ بوجہ ظہور آثار مختلفہ کے اور حکماء اسکا نام صورت نوعیہ رکھتے ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ ارکان اور اخلاط اور اعضا اور ارواح اس طبیعت کا مادہ ہے۔ اور امزجہ اور قوے اس کی صورت ہے۔ اور اس کی پیدائش کی کیفیت یہ ہے کہ جب جگر میں خون بن جاتا ہے تو اسکا صاف اور

نصف حصہ قلب میں منجذب ہوکر اس کے بائیں تجویف میں اس حصہ میں سے جسم لطیف بخاری بنتا ہے۔ جسے روح حیوانی کہا جاتا ہے۔ اور اسپر قوت حیوانیہ نفس ناطقہ سے فائض ہوتی ہے۔ یہی قوت ہے جسے طبیعت مدبرہ کہا جاتا ہے۔ پھر روح حیوانی پر دو اور قوتیں قوت طبعیہ اور قوت نفسانیہ فائض ہوتی ہیں۔

چونکہ روح مجرد جسے نفس ناطقہ کہتے ہیں اولاً قلب سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ یعنی روح طبعی متولد فی القلب پر اپنا فیض ڈالتا ہے۔ تو اس میں صفت حیات پیدا ہوتی ہے۔ اور حیات (حیوانیت) کو علم و قدرت و حرکت بالارادہ ایک امر لازم ہے۔ پس قلب میں اعصاب حس و حرکت اسی کے واسطے سے پیدا ہوتی ہے چنانچہ بعض مشقوں سے حس و حرکت انتقالی صورت بھی پیدا کر لیتی ہے۔ الغرض قوائے نفسانیہ اور قوت مدبرہ کا اصلی تعلق قلب سے ہی ہے۔ اور یہی طبیعت متقاضیہ غذا یا دوا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ کثافت عوائق و علائق سے پاک ہو ابتداً یا مشاقی سے انتہاً تو بدوں استعمال حواس و قوائے دماغیہ کئی امور غیبیہ و مخفیہ پر آگاہ ہو جاتی ہے۔ حکمائے اشراقیین اور صاحبدل صفا قلب کے ذریعہ سے مسائل طبیہ اور امراض و ادویہ کے عالم اور واقف ہو جاتے تھے۔ پس اصل میں فطرت صحیحہ اور قوت مدبرہ فی البدن ہی اپنے خداداد علم سے وقتاً فوقتاً ہر ایک مرض کے علاج اور دوائی سے واقف ہوتی تھی۔ مریض کی ہو یا صحیح الفطرت اطبا کی گو من بعد ان اشراقیوں اور صاحبدل لوگوں کے مستحصلہ علوم سے حکماء مشائین اور اطباء تجربہ کار و مشاہدہ شعار نے اس علم کو بڑھا لیا۔ حتےٰ کہ اصل اور مرکز علم سے غافل یا متساہل متغافل ہو چکے۔ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ آجکل کے نئے طرق علاج۔ علاج بالمثل اور امانت جراثیم علاج بالماء علاج بالشمس وغیرہ سب فطرت صحیحہ کے رہنمائے کے کرشمے ہیں اور گو دینیات اور الہیات انبیا و اہل باطن سے مختصہ ہیں مگر اصول علوم طبیہ یا فنون حکمیہ مکاشفات و الہامات طبائع ذکیہ صرسیہ سے مخصوصہ ہیں۔ گو لامذہب اور آزاد مشرب ہوں۔ یہ کسی تجربہ یا مشق عقلی کا نتیجہ نہیں۔ ہر ایک مرض کے صدہا ادویہ و معالجات ہوتے ہیں۔ مگر صحیح الفطرت ایک قسم کا علاج ان میں منتخب کر لیتا ہے اور

ازالہ مرض واعادہ صحت میں کامیاب ہوجاتا ہے - یہ فکر کا نتیجہ نہیں ہوتا - کیونکہ علامات طبیہ ظنیات کا مجموعہ ہے - اطبا کو نبض و قارورہ ولون بشرہ وہیئت چہرہ وغیرہ کوئی یقینی رہنما نہیں ہوتا (قدرت وہدائے کا مالک) طبیعت مدبرہ ہی مخصیص ادویہ کرکے کامیابی کا منہ دکھاتی ہے - (واللہ اعلم بالصواب) -

شرح اسباب میں ہے کہ جب طبیعت مدبرہ یا قوت نفسانیہ بوجہ مرض یا لیخولیا و اختلال دماغ فکری تدبیر بدن کو چھوڑ دیتی ہے تو اس میں عالم بالا کے معلومات منعکس ہونے لگتے ہیں - چنانچہ اکثر حصہ مغیبات مرآت دماغ میں رونما ہوجاتا ہے اور کشف ہوکر مریض جنون یا مست فقیر کی زبان پر آتا ہے - علم مسمریزم کا واقف جانتا ہے کہ یکسوئے خیالات کی مشق سے جو ٹکٹکی لگانے سے کی جاتی ہے - انکشاف مخفیات اور قوت ارادی کی مشاقی سے تصرفات مسمرائزر سے صادر ہونے لگتے ہیں - دفعیہ امراض اس علم سے عملیات کا کرشمہ ہے - ادویہ بھی معمول کی کشف کے ذریعہ معلوم کرلے جاتے ہیں - کشف والہام کے قائلین اہل مذاہب ویدک ہنود وطب النبی کی بنا اسی پر جانتے ہیں - مثنوی شریف میں قصہ سلیمانؑ میں لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو بوٹیاں اپنے خواص بتادیا کرتی تھیں - جنہیں انکے شاگرد لکھ لیا کرتے تھے - افلاطون اشراقی کی حکمت سب مکاشفات پر مبنی ہے -

الغرض علم طب سب کا سب الہامی تو نہیں کہہ سکتے - مگر اس کی بنا طبیعت مدبرہ کے مقتضیات پر ضرور ہے - جو کہ ہدایت غیبی پر مبنی ہے - اور یہی مسلک بالہام ہے ورنہ بتایئے یہ غذا اور دوا کا ابتدائی تقاضا کونسے فکر کا نتیجہ ہے - نباتات وحیوانات پر پہلے نظر فرمائی جاوے -

---

مراسلہ ۲

جناب خریدار صاحبان تبصرۃ الاطبار کی خدمت میں مودبانہ عرض ہے - کہ میں تبصرۃ الاطبار کا ماہ دسمبر ۱۹۲۰ء سے خریدار ہوا ہوں - پہلے بہت سے رسالہ خریدے لیکن کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا - میرے خیال میں یہ رسالہ تبصرۃ الاطبار سب سے علمی و

وعملی میں بے نظیر اور افضل ہے۔ اندھے کو بینائی دینا اسی کا کام ہے۔ باوجود اتنی خوبی کے یہ رسالہ بدنام ہو جائیگا۔ کیونکہ بہت سے صاحبان ایسے ہیں۔ جو کہ اپنے نسخے صدری و مجرب بتلاتے ہیں۔ دراصل ہوتے نہیں۔ مناسب ہے کہ جو نسخے دراصل زیر تجربہ اور معمول مطب نہ ہوں تو آپ انکو صدری و مجرب نہ لکھیں۔ اگر تبصرۃ الاطبا کے قیمتی صفحات سیاہ کرنے کی خواہش ہے۔ تو نسخہ تحریر کرنے کے بعد فقرہ یہ لکھدیا کریں۔ مصرع شنیدہ کے بود مانند دیدہ

میں خود بیوقوف تو ہوں۔ کہ کئی اصحاب کے دل ناراض ہونگے۔ لیکن کیا کروں۔ بہت سے نسخے بنائے۔ صرف محنت ضائع اور قیمت برباد کی گئی۔ اور جناب حکیم صاحب احمد الدین جی کی خدمت میں عارض ہوں۔ کہ آئندہ جو قابل اعتبار اور معمول مطب نسخہ نہ ہو۔ ہرگز درج رسالہ نہ فرمایا کریں۔ تاکہ دیگر رسالوں کی طرح اس رسالہ کا بھی اعتبار نہ اُٹھ جائے۔ (راقم خدائے نظر از گل امام)

(حکیم صاحب کا تحریک کرنا بہت اچھا ہے لیکن ضروری تھا کہ حکیم صاحب وہ نسخے لکھکر بھیجدیتے تاکہ انکو شائع کردیا جاتا کہ یہ نسخے صحیح نہیں اُترے تاکہ ایسے نسخے لکھنے والوں کو بھی شرمساری ہوتی اور دیگر ناظرین بھی انکو تیار کرنے کی تکلیف اور نقصان سے بچ جاتے۔ آئندہ ہر ایک صاحب جو کسی نسخہ کو بناکر آزمائیں اسکے غلط یا صحیح ہونے کے متعلق مفصل لکھا کریں۔ مدیر)

مراسلہ ۳

جناب حکیم صاحب دام اقبالہٗ

تسلیم کے بعد عرض کے کہ رسالہ تبصرۃ الاطباء دسمبر کا پہنچا جس میں صفحہ ۳۰ پر سفوف سمی کا بدل مبرا از سمیات دیکھا گیا ہے۔ دل میں خوشی تو بہت ہوئی تھی۔ مگر نسخہ پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ لاف بے فائدہ ہے۔ میری عقل ناقص کے بموجب اور میرے تجربہ جدید و چالیس سالہ کے بموجب سم الفار کی مانند کوئی آبجیات خداوند کریم نے کسی پورانی امراض کے دفعیہ کے واسطے نہیں بنائی ہے۔ اگر بنائی ہے تو مجھکو معلوم

نہیں ہے۔ جس روز سے سفوف سمی نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا نسخہ دیکھا ہے میرا دل باغ باغ ہو گیا ہے۔ اور کئی امراض دیرینہ پر تجربہ کیا مفید ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ تین چار ماہ سے کسی نے نہ مفید ہونے کی شکایت نہیں کی ہے۔ چنانچہ سردار سپورن سنگھ صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لائل پور کو خارش اور ٹانگوں پر زخم تھے جنکو ہمیشہ دوائی کھلاتا کھلاتا تنگ آ گیا تھا سفوف سمی ع۲ کے ایک ماہ متواتر کے استعمال سے بالکل آرام ہے اور ایسے ہی کئی آدمی راضی ہوئے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہر شخص اپنے آپکو ہی دوسرے شخص کی قدر نہ کر کے آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ مگر صفائی سے نہیں باتوں باتوں سے یہ بات بالکل نا مناسب ہے۔ ہم آپکے از حد مشکور ہیں۔ کہ آپ نے ہم کو سم الفار کے کم سے کم خوراک کا راستہ بتلایا ہے۔ زیادہ میں نہیں تحریر کر سکتا ہوں سفوف سمی کا نام سفوف آبحیات ہونا چاہئے۔ ملیریا بخار اور خصوصاً صفراوی بخاروں میں سنکھیئے سے از حد مفید ثابت ہوا ہے۔ گرمی کا نام نہیں جانتا ہے تین تین۔ چار چار مہینہ کا بخار شرطیہ دور ہو گیا ہے۔ اسی سفوف سمی ع۲ کے استعمال سے۔

باوا سوبھا رام حکیم چک ع۵۵ بابا بکالہ ضلع لائل پور جھنگ برانچ

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۱۔ وید صاحب کو واضح ہو کہ عورت کے پستانوں کے سیاہ نشانوں پر جب آپ کو کوئی سوال نہیں تو مرد کے سیاہ داغوں پر کیا سوال ہے۔ آپکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے پستانوں کی سیاہی کی مصلحت سے آپ واقف ہیں اگر عورت کے سیاہ نشانوں کی بجائے سفید و سرخ نشان خداوند پیدا کر دیتا تو کیا اس سے دودھ آنے اور پرورش شیر خوارہ میں کوئی ہرج تھا ہرگز نہیں۔ ایسی باریکیوں کی بجائے حکیموں کو علاج الامراض اور تحقیق الادویہ والا مراض میں سوالات کرنے چاہئیں جس سے اہل تجارب وغیرہ کو بصیرت حاصل ہو۔ اس طرح تبصرہ جیسے رسالہ کے ورق سیاہ کرنے ٹھیک نہیں ہیں۔ ایسی موشگافیاں عمل حکمت میں کیا

فائدہ رکھتی ہیں۔ (حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں)

جواب نمبر ۲۔ پلیگ (طاعون) میں مریض کی جسمی غدود (جنکا فرض منصبی خون کا صاف کرنا ہے) کے افعال میں نقص آجاتا ہے۔ پس طبیعت مدبرہ بدن جب انکے اس فعل کو محسوس کرتی ہے۔ اور یہ احساس خون کی حالت غیر معتدل ہونے سے اسکو ہو جاتا ہے۔ پس طبیعت خون کو بڑے زور سے ان غدودوں کی طرف بھیجدیتی ہے۔ اس خون کی حرکت اور غدد کی کمزوری سے بخار اور ورم غدد ہو جاتا ہے۔ بس یہی طاعون ہے۔

علاج۔ فوراً سفوف بیشی دیگر دوران خون اور دل کی حرکت کو کم کریں اور ساتھ ہی غدد کے فعل کو تیز کرنے کے واسطے ادویات ذیل میں سے کسی دوا کا استعمال کرائیں۔

(۱) اسپنج سوختہ بوزن ۲ رتی سے ایک ماشہ

(۲) عقرقرحا بوزن ۲ رتی سے ۴ رتی

(۳) جوہر سیماب مصعد ½ رتی سے ¾ رتی

(۴) پوٹاس آئیوڈائڈ ۲ رتی سے ایک ماشہ تک

(۵) ٹنکچر آئیوڈین ۵ قطرہ سے ۱۵ قطرہ تک

مگر میرے تجربہ میں سب سے بڑھکر پوٹاسیم آئیوڈائڈ مفید معلوم ہوئی ہے۔

ترکیب استعمال۔ بخار شروع ہوتے ہی سفوف بیشی بقدر ایک رتی صرف پانی کے ساتھ دیں تین گھنٹہ کے بعد سفوف بیشی کی ایک خوراک دیتے رہیں۔ بشرطیکہ کوئی غدود متورم نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی غدود متورم ہو تو سفوف بیشی کی خوراکوں کے درمیان پوٹاس آئیوڈائڈ بوزن ۲ رتی تھوڑے سے پانی میں حل کرکے پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ پہلے ہی دن یا دوسرے دن صد تیسرے دن تک بخار وغیرہ دور ہو کر مریض تندرست ہو جائیگا۔

لیکن اگر مریض پر ایسے وقت میں پہنچے ہیں کہ بخار بڑھکر سرسامی علامات شروع ہیں یا سوزش ریہ وغیرہ شروع ہو چکا ہے تو بھی ابتدا میں دو تین خوراک سفوف بیشی

ضرور دیں اور ساتھ ہی پوٹاسی آئیوڈائڈ بھی دیتے رہیں۔ لیکن ایسے موقعہ پر یہ دوا بجائے ۲ رتی دینے کے ۴ رتی ہر دفعہ دینی چاہیئے۔ بلکہ اگر مریض سرسام اور ذات الریہ وغیرہ میں انتہائی عوارضات مثل نتھنوں اور منہ کا نہایت خشک اور سیاہ ہو جانا وغیرہ پائی جائیں تو فی خوراک پوٹاسی آئیوڈائڈ ایک ایک ماشہ دیتے رہیں۔ اگر مریض کی عمر کچھ ابھی باقی ہے تو ایسی دو تین خوراکوں ہی سے آرام کی صورت پیدا ہو جائیگی۔ اس کی ہوش بجا ہو جائیگی۔ نتھنوں اور منہ کی خشکی رفع ہو کر رطوبت پیدا ہو جائیگی۔ اگر اس دوا کی دو چار انتہائی خوراکوں سے مریض کو آرام نہ ہو تو سمجھ لو کہ بس اب ہم بے بس ہیں۔ طبیعت مدبرہ بدن سخت نڈھال اور کمزور ہو گئی ہے۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

علاوہ ازیں طاعون کے مریضوں میں بعض دیگر عوارضات بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً قے و اسہال وغیرہ وہاں مسکنات معدہ مثل طباشیر۔ الائچی۔ زیرہ مہرہ وغیرہ استعمال کرائیں۔ سفوف مفرح ایسے موقعہ پر نہایت مفید دوا ہے۔ احمد الدین

جواب نمبر ۳ مستفسر صاحب کو چاہیئے کہ ایسی مجہول الاسم مرض کو طبی نام کا لباس پہنا کر سوال کرے تاکہ توجہ دیگر مستفسر کی تشفی دل کے لئے کوشش کی جاوے۔

(حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ صاحب از کندیاں ضلع میانوالی)

ایضاً ۔ بچوں کی امراض میں سے اٹھرا کوئی مرض نہیں ہے۔ ہاں ماں باپ میں بعض خفیہ امراض کی وجہ سے اولاد کی تکمیل قوٰی میں نقص رہ جاتا ہے۔ اس واسطے وہ بچہ تھوڑے سے مخالف اثر سے بیمار ہو کر مر جاتا ہے۔ ہاں جن عوارضات سے بچہ مرتا ہے۔ ان سے حکیم معلوم کر سکتا ہے کہ اس کے والدین کو کیا مرض مزمنہ خفیہ ہے۔ پھر والدین کے ملاحظہ سے پوری پوری تعیین اور تشخیص مرض ہو سکتی ہے۔ مثلاً ام الصبیان کا ہونا ثابت کرتا ہے کہ اس کے والدین میں سے کسی کو مرض مزمنہ دماغی ہے۔ دستوں کی مرض کا ہونا ثابت کرتا ہے کہ والدین میں سے کسی کے آلات غذائیہ ضرور ماؤف ہیں۔ یرقان کی مرض اور ایسی امراض جن میں کم و بیش یرقانی صورت یعنی زردی رنگ بدن ظاہر ہوا کرتی ہیں ثابت کر دیتی ہیں کہ بچہ کے والدین میں سے ضرور کسی کا

جگر ماؤف ہے وقس علےٰ ہذا۔

ہاں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بعض والدین کو کوئی بیماری نہیں ہوتی لیکن نقص تربیت اولاد اور قواعد حفظ صحت کی عدم پابندی بلکہ خلاف ورزی سے انکے دو تین بچے ضائع ہو گئے ہیں تو وہ بھی اٹھرا بنا لیتے ہیں۔ حالانکہ انکو اٹھرا نہیں کہنا چاہیے پس ان کی علامات فارقہ یہ ہیں کہ جن والدین میں کوئی نقص ہوگا تو انکے بچے موافق اس نقص کے عموماً ایک ہی قسم کی امراض سے مرینگے۔ لیکن برخلاف اسکے اچھے بھلے تندرست والدین کے بچے مختلف امراض میں مبتلا ہو کر فوت ہونگے۔ اور ان امراض کی علامات انکے والدین میں نہ ملیں گی۔ پس اٹھراہ کی حقیقت اور فلاسفی اسیقدر ہے کہ وہ والدین کی بعض امراض کی ایک علامت ہے۔ اسکے سوا کچھ نہیں

علاج۔ والدین میں سے جس میں جو نقص ہو اسکا علاج کیا جائے۔ اور بچہ کو پہلے ہی سے حفظ ماتقدم کے لئے اس خاص کمزور عضو کی تقویت دینے والی ادویہ استعمال کرے۔ احمد الدین

جواب نمبر ۴۔ یہ پیٹنٹ دوائی ہے۔ اس کے اجزاء کی تفصیل کسی صاحب نے نہیں لکھی۔ اور نہ ہمیں معلوم ہے۔ احمد الدین

جواب نمبر ۵۔ کالی کھانسی میں ذیل کا لعوق بنا کر استعمال فرمائیں۔ مغز بادام مغز چلغوزہ۔ تخم کتان ہر یک ۳ ماشہ۔ فلفل دراز۔ کاکڑاسینگی ہر ایک ایک ماشہ سب کو پیس کر شہد خالص میں ملا کر حسب عمر تھوڑی تھوڑی چٹائیں۔ (عبدالرحمن خاکی)

ایضاً (اپیکاک) انگریزی دوا) بقدر خشخاش ایک سالہ بچے کو دو سالہ کو دو خشخش سہ سالہ کو نصف چاول، دن میں دو تین بار دینا مفید ہے۔ جوان آدمی کو ایک رتی دینا چاہیے۔ ڈاکٹر محمد الدین

جواب نمبر ۶۔ جس متوفی بچے کا آپ نے ذکر فرمایا ہے۔ اسے مرض ام الصبیان تھی۔ مرض ام الصبیان میں اجتماع خون فی الدماغ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اعصاب پر زور پڑتا ہے۔ اور وہ متشنج ہو جاتے ہیں۔ مرض ام الصبیان میں مریض بچوں کی حرکات مختلف ہوا کرتی ہیں۔ بعض کے بازوؤں اور ٹانگوں میں ارتعاش پیدا ہونا

ہے۔ بعض کے اعضاء اینٹھ جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ بدہضمی اور خاصکر نفخ شکم مرض مذکور کے اسباب بادیہ ہوتے ہیں۔ علاج حسب ذیل ہے۔

جن بچوں میں اس مرض کی استعداد مشخص ہو جائے۔ انہیں قبض نہیں ہونے دینی چاہیئے۔ اور حتی الامکان انکے معدہ کے فعل کی درستی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ذیل کا سفوف بیماری کے نمودار ہو جانے اور حفظ ماتقدم کی صورت میں بھی مفید ہے۔

پوست ہلیلہ زرد۔ تربد سفید۔ پودینہ خشک تمام ادویہ مساوی الوزن لے کر سفوف بنائیں۔ ایک سال کے بچے کو ایک ماشہ اور دو سال کے بچے کو دو ماشہ کھلائیں۔

نوٹ۔ یہ مرض عموماً ایسے بچوں کو ہوتا ہے۔ جن کے والدین کثیر مقدار میں مادۂ منویہ ضائع کر چکے ہوں۔ اور جن کا نظام عصبی کمزور ہو۔ اور دماغی نقص ہو۔

(عبدالرحمٰن خاکی)

جواب نمبر ۷۔ ٹھنڈی مروڑ یا ٹھنڈی بخار میں نے تو آجتک سنی نہیں۔ میں آپکو کیا لکھوں۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ اگر کسی حالت مرض کو عوام ٹھنڈی مروڑ یا ٹھنڈی بخار کہتے ہیں۔ تو اس حالت کے علامات تحریر فرمائیں تاکہ۔ انپر غور کر کے تعین مرض کیا جاتا۔ لیکن آپ ہیں کہ خود ہی فرماتے ہیں کہ ٹھنڈی مروڑ کیا بلا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بھی وہ حالت کبھی نہیں دیکھی۔ تو پھر سوال قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر وہاں آپ کے علاقہ میں یہ مرض عامہ ہے۔ اور لوگوں میں مشہور ہے تو اس کے عوارضات و علامات کا پتہ لیکر مفصل لکھیں تاکہ آپ کی خدمت میں مشرح عرض کرنے کے قابل ہو سکوں۔ احمد الدین

۱۰

استفسارات

سوال نمبر ۹ - کیا کوئی صاحب مقناطیس اصلی بقیمت معقول دستیاب کرا سکتے ہیں۔ تو اپنے کامل پتہ سے اطلاع دیویں۔

(حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں ضلع میانوالی)

سوال نمبر ۱۰ - جناب حکیم صاحب محمد غوث آف گولڑہ شریف کو بعد از اسلام سُنت الاسلام کے واضح ہو کہ موسمی بخار کا نسخہ جو آپ نے رسالہ ماہ نومبر ۱۹۲۱ء میں درج فرمایا ہے تیار کیا گیا ہے۔ لیکن شوربہ کو آگ لگ گئی اور شوربہ ٹنڈھ ہو گیا ہے۔ کیا یہ بھی کام دیگا یا کہ پھر تیار کیا جاوے۔ اور نیز لفظ درد ہے یا کہ درد کیا موسمی بخار لازمی اور غیر لازمی ہر دو میں آپ کا مجرب ہے۔ ضرور ہر ایک امر کی توضیح کر دیویں۔

سوال نمبر ۱۱ - مرض عُطاش شیر خوار میں تے و اسہال مفرط کس موجب سے ہوا کرتے ہیں۔ طب جدید کی معقول دستند تحقیق درکار ہے نہ کہ اندھا دھند ہر مرہ دکنو گٹہ و طباشیر و نارجیل و مروارید وغیرہ استعمال کرا دینے جن سے بعض وقت فائدہ اور بعض موقع پر نقصان ہوتا ہے۔ جب اس کی ماہیت سے واقفیت ہو جائے گی علاج آسان ہو جائیگا۔ میرا تجربہ اس مرض میں بچہ کو سخت عُطاس نسوار چڑھا کر چھینکیں دلوانا اور سر پر بہت سرد پانی کا کثرت سے ڈلوانا ہے۔ اور بعض وقت جبکہ بچہ بہت کمزور ہو گیا ہو اور آنکھیں اندر دھس گئی ہوں جیسا کہ اس مرض میں ہوا کرتا ہے۔ کہ بچہ مردہ کی شکل بن جاتا ہے۔ اور بہت نڈھال ہو جاتا ہے جسکی ڈراؤنی شکل کو دیکھکر جاہل لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس بچہ پر جن وغیرہ کا سایہ ہے تو تمام بدن کی، اور خاصکر گلا اور سر پر بدستور تا نو مالش تیل سرسوں وغیرہ سے تر بتر کی جاتی ہے۔ جسکا نتیجہ عموماً یہ ہوا کرتا ہے کہ بچہ کے دست اور پیاس کم ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن اُلٹی بدستور رہتی ہے۔ جو بغیر سنگھی اُٹھوانے کے یعنی (راکھ اور پانی کی چٹکی بھر کر اُنگلی سے کوا حلق اُٹھایا جاتا ہے)۔ نہیں رُکتی۔ مندرجہ بالا علاج سے

عموماً نتیجہ اچھا نکلا کرتا ہے۔ لیکن یہ کوئی اصولی علاج نہیں ہے۔ اسکا شافی علاج تب معلوم ہوگا۔ جبکہ پیدائش مرض کا اصلی موجب معلوم ہوگا۔ اگرچہ تالو کا بیٹھ جانا اور اطراف کا ٹھنڈا پڑ جانا اور بچہ کا غش میں چلا جانا اور ام الغشیہ دماغ پر وال ہے لیکن ہم اپنے مہربان دوست حکیم صاحب مدیر رسالہ کی رائے اور تحقیق دربارہ اس مرض سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔ خدا انکی عمر کو طول بخشے آمین ثم آمین۔ جن ذات سے جملہ اہل ناظرین رسالہ مستفیض ہو رہے ہیں۔ 〃

سوال نمبر ۱۲۔ تپ محرقہ کی ایک نہایت بد اور حادہ قسم جس میں مریض کے دوران خون میں دریا کی طغیانی کی طرح جوش آجاتا ہے۔ اور عموماً آٹھ پہر کے اندر ہی راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ اور بوقت کفنانے نہانے کے اُس کی پُشت پر سیاہ سیاہ اور پتلے پتلے داغ بوجہ اجتماع خون و انجماد خون پائے گئے ہیں۔ جیسا کہ نشتر یہ وسقطہ سے خون جم جاتا ہے۔ اور جگہ سیاہ یا نیلی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کئی دفعہ مشاہدہ میں آیا ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ اس موذی مرض کی کیفیت اور علاج شافی سے ازروئے طب جدید آگاہ کیا جاوے اور دیگر جملہ اہل ناظرین رسالہ اپنا اپنا تجربہ اس مرض کا تحریر کریں 〃

سوال نمبر ۱۳۔ دوائی پوہان کی تشریح کر کے مشکور فرمایا جاوے۔ جو کہ رموز الاطبا جلد اول فسٹ ایڈیشن میں جناب حکیم صاحب رحیم بخش امرتسری نے تحریر فرمائی ہے کہ جملہ انگریزی اینٹی فیورادویہ اس دوائی کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ میرے خیال میں خوب کلاں معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اسکو مینے ہر ایک قسم کے تپ میں مفید پایا ہے۔ ضرور اہل ناظرین رسالہ اور خود حکیم صاحب توجہ دیکر جواب سے مشکور فرماویں۔ 〃

سوال نمبر ۱۴۔ بندہ کو کشتہ الماس کی ضرورت ہے جو کہ بہت عمدہ اور مجرب ہو۔ جس کسی بھائی کو اس کی بابت علم ہو بخل کو بالائے طاق رکھ کر اور نہایت دریادلی سے مطلع فرمائیں کہ الماس کہاں سے مل سکتا ہے۔ اور کس نرخ پر اور کشتہ کس طرح کیا جاتا ہے۔ اور اس کے کیا کیا خواص ہیں۔

(مسکین عبدالعزیز از سیالکوٹ)

سوال نمبر ۱۵ - حیوانات مثل گائے۔ بھینس وغیرہ کو ماہواری حیض کیوں نہیں ہوتا۔ کوئی صاحب تحقیقی جواب دیں۔ (حکیم عنایت اللہ اول مدرس مدرسہ دیام سنگل)

سوال نمبر ۱۶ - جملہ اطبائے حاذقین و حکمائے کاملین کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر کسی صاحب کو نسخہ مقواس کٹھار رس اور مرتیونجہ رس اور امرت رس تینوں نسخے صحیح یاد ہوں تو براہ نوازش رسالہ تبصرۃ الاطباء میں درج فرمائیں۔ یکے از خریدار

سوال نمبر ۱۷ - فولاد آبی سے مراد یہ ہے کہ جنگل کی جڑی بوٹی کی رس (آب) سے بغیر آتش کے کشتہ خوشنما سرخ رنگ بن جاوے۔ (خدائے نظر)

سوال نمبر ۱۸ - کشتہ ہڑتال گاؤدنتی عمدہ طریقہ اور تجربہ شدہ حکیم صاحب جی محمد علی سلیم پوری رسالہ میں مرحمت فرمائیں۔ (خادم الحکماء از گل امام)

سوال نمبر ۱۹ - شنگرف۔ ہڑتال ورقی۔ رسکپور۔ دارچکنا مرکبات پارہ ہیں کیا آپ ارشاد فرما سکتے ہیں۔ کہ ان ہر چہار مرکبات ہائے پارہ کے ساتھ کون کونسی دوسری ادویہ آمیز ہیں۔ (حکیم دین محمد)

سوال نمبر ۲۰ - سندور کس چیز سے تیار ہوتا ہے۔ (ر ہ)

سوال نمبر ۲۱ - مجربات نور الدین صفحہ نمبر ۳۲۹ پر ایک نسخہ برائے بندش اسہال بچگان سبز رنگ و خاکی رنگ یہ مذکور ہے۔ کہ سندھور منقہ آب میں شیرہ کر کے دینا۔ کیا آپ بروئے طب جدید یہ فرما سکتے ہیں۔ کہ یہ اصول بیان کردہ آنجناب دو رسالہ ۱۳ کے ماتحت کیونکر ہے۔ (ر ر)

سوال نمبر ۲۲ - مجھے سیاہ بھنگرہ کی ضرورت ہے۔ جس دوست کے علاقہ میں ہو مطلع فرمائیں۔ (حکیم محمد عبد الحق)

سوال نمبر ۲۳ - مرض ناف پڑنا" کی حقیقت و تشخیص پر روشنی ڈالی جائے۔ (حکیم محمد ابراہیم)

نوٹ: یہ نامہ نگار صاحب کے لیے
محض بعض نامہ نگار صاحبان
کو اسلات۔ سوالات۔ جوابات
مکالمہ باہمی ایک ہی کاغذ پر
لکھ کر ارسال کر دیتے ہیں اور
ثابت تکلیف ہوتی ہے۔ نامہ نگار
صاحبان سے گزارش ہے کہ علیحدہ علیحدہ کاغذ
پر الگ الگ امور کی اصلاح کیا کریں۔
ایڈیٹر

مکالمہ باہمی

آپس کی بات چیت کی سُرخی دیکر مولوی محمد عبدالغنی صاحب مہربان نے میرے حملہ کی رو تھام میں دُر افشانی اور گوہر افشانی جیسے وزنی لفظوں سے یاد فرماکر متحمل مزاجی کا ثبوت دیا ہے حالانکہ میرا نفس مضمون عام اطبار کی نخل مزاجی کے حق میں تھا بینے تخصیص سے نہیں لکھا تھا بلکہ عمومیت کے طور پر لکھا تھا کہ عام اطبا ممسک المزاج ہُوا کرتے ہیں اور ہے بھی ایسا۔ ہاں اگر حکیم صاحب موصوف کو تمدد و تشنج کی فلاسفی معلوم کرنیکے لئے اکسیر اعظم جیسی مطول کتاب کے حوالہ دینے سے رنج پیدا ہُوا ہے تو حکیم صاحب کو واضح ہو کہ آئندہ کتابی حوالہ سے اجتناب کیا جاویگا۔ نہ سہی آپ اکسیر اعظم کا مطالعہ نہ کریں بلکہ دیگر اہل ناظرین رسالہ نے جو جو فلاسفی آپ کے سوال کی تحریر فرمائی ہے اسکا مطالعہ کریں۔

(حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کندیاں ضلع میانوالی)

حکیم محمد شفیع صاحب مدرس نے جو سوال ۴۷ کے بارہ میں لکھا ہے وہ نسخہ بالکل صحیح ہے۔

(۱) میرے تمام مجربات جو کہ سوائے سناسیاں کے حکیموں کو کبھی خواب خیال میں بھی نصیب نہ ہوئے ہونگے۔ یہ صرف حکیم صاحب کی مہربانیوں کا نتیجہ ہے۔

(۲) بندہ کے اوپر صرف آپ نسخہ بنانے میں کوئی غلطی ہو تو لکھ سکتے ہو ورنہ صحیح اور غلط کے پوچھنے کا سوال درج نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) یہ میرا ۲۷ برس کا تجربہ ہے۔ جو کہ ایران اور افریقہ اور بمبئی اور بلوچستان کے پہاڑوں پر سیناسیوں کے ساتھ تجربہ کرتا رہا۔ میرا کوئی نسخہ کسی کتاب یا رسالہ میں نظر سے نہ گذریگا۔

(۴) بندہ کو مجربات درج کرنے سے یہ مطلب ہے کہ کوئی حکیم صاحب کسی مجربات کے واسطے دوسرے آدمی کی خدمت نہ کرے اور رسالہ کا ہر ایک پرچہ کو اپنی چھاتی کے ساتھ لگا کر رکھے۔

(۵) جو سوال ایک دفعہ درج رسالہ ہو دوسری دفعہ کبھی رسالہ میں درج نہ ہو۔

(۶) میرے جھوٹ اور سچ کا آزمانے پر معلوم ہوگا۔ نسخہ جات درج کرنیسے میری یہ خواہش نہیں ہے کہ میں سوداگری کروں۔ بلکہ میرا یہ خیال ہے۔ کہ یہ رسالہ دوسرے رسالوں سے بڑھ کر قدم آگے کو بڑھائے اور ہر ایک شخص رسالہ کی خریداری کا خواہاں ہو۔

اغراض ومقاصد

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

(۱) طب جدید وقدیم ہر قسم کے اصول علاج وتشریحات وغیرہ پر نظر کیجائے۔ اور ان میں سے تنقید ما صفا ودع ماکدر کے اصل پر ہر ایک سچی اور عمدہ بات لیجائے۔ خواہ وہ طب یونانی کی تحقیقات ہو۔ یا ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ کی

(۲) تمام انتخاب کردہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں اسے رواج دیا جاوے۔

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفردہ ومرکبہ۔ جو کہ موجودہ تمام طریقہ ہائے طب کی مجوزہ ومروجہ ہیں انکا مکرر امتحان اور تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص اور فوائد اور مقدار خوراک وغیرہ کا تعین وتقرر کیا جائے۔

(۴) ہر قسم کی مفرد ومرکب ادویہ جو مجربہ ومحققہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جائے۔ اور انکی ترویج اور فروخت کے لئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں۔

(۵) مفردات کے ست۔ جوہر۔ روح۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔

(۶) علم کیمیا۔ علم جراحی۔ اور علم افعال الاعضا کی اشاعت اور ترویج کی جائے۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جائے۔

(۷) ان تمام وسائل وذرائع کو جو تکمیل واصلاح اغراض ومقاصد انجمن کے متعلق معلوم ومحسوس ہوں کام میں لایا جاوے۔

قواعد وضوابط

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے مذاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو۔ انجمن ہذا کا ممبر ہو سکتا۔ بشرطیکہ اغراض ومقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو۔ اور اسکی ترقی وبہبودی کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد وضوابط پر کاربند ہو۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق واتحاد کو بڑھائے اور انکو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات وضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفیض ومستفید کرے۔ اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہوگا۔ اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ۔ ہاں جو شخص خوشی سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ لیگا۔ اس کے بصد شکریہ قبول کیا جائیگا۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ تمام معاملات و امورات انجمن میں اپنی آزادانہ رائے دے سکے مگر بعد مشورہ ممبران جس امر پر بمنظوری ثانی انجمن فیصلہ قرار پا جائے۔ اس کے برخلاف ناراضگی کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے جن میں ہر ایک ممبر شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت حصہ لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔

فرائض ممبران

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہے۔ اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط انجمن کو ملحوظ کرلیا ہے۔ مجھے تمام امورات کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ اور میں حتے الوسع انپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ میرا نام بزمرہ ممبران لکھ لیا جاوے۔ اور اس خط پر پورا پتہ بمعہ تاریخ وغیرہ درج کرکے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں وہ حسب تحریر رسالہ ہدیۃ الاطباء اپنے زیر علاج مریضوں کیلئے باقاعدہ رجسٹر بنا کر اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں۔

(۴) جنکا باقاعدہ مطب نہیں۔ مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہیئے۔

(۵) ہر ایک معالج کیلئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ و مصدقہ ادویہ کو زیر استعمال رکھے۔ خواہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوا فروش کے پاس رکھوائے اور پھر خواہ وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے۔

(۶) تشخیص الامراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں۔

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔